نیا تصحیح شدہ ایڈیشن

www.nafseislam.com

داڑھی اور رومانٹک بیوی

قرآن و سنت کی روشنی میں تجزیہ

سجاد حمید خان

کچھ موجودہ ایڈیشن کے بارے

○ الحمدللہ! اللہ کی توفیق سے میں نے کوشش کی ہے کہ سابقہ ایڈیشن کی تمام اغلاط کی تصحیح کی جائے۔

○ سب سے بڑھ کر سابقہ ایڈیشن میں میری کم علمی کی وجہ سے ایک بہت اہم غلطی سرزد ہوگئی تھی۔ جس کی میں اللہ رب العزت سے معافی مانگتا ہوں اور آپ سب احباب سے دل کی گہرائیوں سے معذرت خواہ ہوں کہ سابقہ ایڈیشن میں ایک حدیث: ”جس شخص نے میری امت میں بگاڑ پیدا ہونے پر میری سنت پر عمل کیا اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔“ ذکر کی تھی جس کے متعلق میں وضاحت سے بتانا چاہوں گا کہ یہ حدیث بالکل ضعیف ہے۔[1]

○ میری کسی بھی اشاعت میں کتب احادیث کا معیارِ انتخاب کسی مسلک اور فرقے کی تائید یا تنقیص نہیں ہوگا بلکہ صحت حدیث ہوگا، یعنی صرف صحیح یا حسن درجے کی احادیث ہی شامل اشاعت کی جائیں گی۔

○ ارے ہاں! بے پناہ قارئین لفظِ رومانٹک کا مطلب پوچھتے تھے اس لیے نئے ایڈیشن میں لفظ رومانٹک کا اہل شعور مسلم تصورات کے تحت صحیح مفہوم کیا ہے؟

---

(۱) دیکھیے: سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة، ح : ۳۲۶۔

اسے بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

- موجودہ نیا ایڈیشن جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس کی تخریج ومفید اضافہ جات کے لیے میں برادرم عبدالرحمٰن ناصر صاحب کا ازحد ممنون ومشکور ہوں کہ انہوں نے میرے لیے دست تعاون دراز کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی مفید کو قبول ومنظور فرمائے۔آمین۔

- بڑے اہتمام کے ساتھ کتاب کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ بہرکیف انسانی کوشش ہے۔ میں حتی الامکان زیادہ سے زیادہ علماء کرام کے علم اور تحقیق سے استفادے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ جو بھی غلطیاں اور خامیاں دیکھیں۔ضرور آگاہ فرمائیں۔شکریہ

سجاد حمید خاں

مطابق ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ ۰۳۔۱۱۔۷

❀❀❀

دیباچہ

دین وشریعت میں ہر مسلمان کے لیے جن فرائض کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان پر عمل کرنے سے انسان کی فطرت میں حسن اور حیاء کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ کوئی اسلامی تعلیم ایسی نہیں ہے۔ جو انسانی فطرت کے خلاف ہو۔ اس کے برعکس ہم بہت سے ایسے کام سرانجام دیتے ہیں۔ جو انسانی فطرت کے خلاف ہوتے ہیں۔ ایسے کاموں میں ایک داڑھی کا مونڈنا بھی شامل ہے۔ داڑھی تمام انبیاء علیھم السلام کی سنت رہی ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی داڑھی رکھنے اور اس کے بڑھانے کا حکم دیا ہے۔ اتباع رسول دین ودنیا کی کامیابی کی روشن دلیل ہے۔ لہذا داڑھی منڈانے والا فرد تارک سنت ہے۔ داڑھی تو ایک ایسا عمل ہے کہ بعض غیر اسلامی تہذیبوں اور ثقافتوں میں بھی اس کا رواج پایا جاتا ہے۔ داڑھی نہ رکھنے کے بہت سے طبی نقصانات بھی ہیں۔ جن کو امراض جلد کے ماہرین نے وضاحت سے بیان کیا ہے۔ البتہ اس کے اقتصادی نقصانات تو بہت واضح ہیں۔ مگر ایک مسلمان کو داڑھی صرف اس نیت سے رکھنی چاہیے کہ یہ ہمارے پیغمبر ﷺ کی دائمی سنت ہے۔ اور فطرت اسلام کا تقاضا ہے۔ مسلمان قوم کے وہ خاندان یا ان کی بہو بیٹیاں جو اپنی شادی کے لیے داڑھی نہ رکھنے کی شرط لگاتی ہیں۔ ایک صریح گناہ کا ارتکاب کرتی ہیں۔ محترم سجاد حمید خان

صاحب نے اپنی اس مختصر کتاب میں جہاں داڑھی کے احکام کو سنت نبوی کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ وہاں ماڈرن خواتین کے طرز عمل کا بھی موزوں تجزیہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے امتِ مسلمہ کے افراد کو داڑھی رکھ کر اتباع سنت کی توفیق دے۔ آمین

پروفیسر عبدالجبار شاکر

ڈائریکٹر پبلک لائبریریز پنجاب

مدیر بیت الحکمت لاہور

۱۰ نومبر ۲۰۰۳ء مطابق ۱۴ رمضان ۱۴۲۴ھ

عرض مصنف

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے کہ میں زیادہ سے زیادہ دین کا علم حاصل کروں اور اس کی مزید ترویج و اشاعت کا ذریعہ بنوں۔

میری اس کتاب کا مقصد ہر مسلمان کو واضح طور پر یہ بتا دینا ہے کہ داڑھی ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی محبوب ترین سنت ہے۔ داڑھی صرف مولویوں' حافظوں' قاریوں اور عالموں ہی پر واجب نہیں ہے' بلکہ ہر مسلمان مرد پر اسے رکھنا فرض ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنی دنیاوی زندگی کو کامیاب بنائیں اور اپنی اصل زندگی یعنی حیات اخروی میں اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ پائیں اور ان کے دست حیات آفریں سے حوض کوثر کا جام پئیں تو ہمیں سب سے پہلے آپ ﷺ کے حکم کے مطابق چہرے پر داڑھی سجانا ہوگی۔

''داڑھی اور رومانٹک بیوی'' کی تصنیف میں نے اس نیت سے کی ہے کہ ان عورتوں کی اصلاح ہو سکے جو اپنے خاوندوں کے لیے داڑھی کو اچھا نہیں سمجھتیں کیونکہ جس مرد کو اچھی اور دین دار بیوی مل جائے وہ اس کے لیے دنیا میں رہ کر آخرت کی تیاری کرنے کا سبب بنتی ہے۔ میں نے اس کتاب میں کوشش کی ہے کہ اس توہم پرست معاشرے میں رہ کر عورتوں کو اسلامی عورت بنایا جائے۔

مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد جن لوگوں نے داڑھی نہیں رکھی، وہ یقیناً اس کی طرف مائل ہوں گے اور وہ عورتیں جو اسے برا سمجھتی ہیں، وہ اس کی اہمیت اور حرمت کو سمجھ سکیں گی۔

کتاب میں اصلاح کی گنجائش موجود ہے۔ آپ کی غیر جانبدار آراء کے لیے میں چشم براہ ہوں۔

والسلام

سجاد حمید خان

❀❀❀

قرآن اور داڑھی

داڑھی کے متعلق بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں داڑھی کا ذکر کہاں ہے؟ اگر معترضین ذرا سا غور کریں تو خود معلوم ہو جائے گا کہ قرآن حکیم جا بجا کہہ رہا ہے:

﴿أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ [النساء: ۴/۵۹]

''اللہ اور رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو۔''

جب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا ذکر آ گیا تو اب سر سے پیر تک مکمل اطاعت کرنا ہوگی۔

بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ مصر اور عرب کے علماء بھی تو آخر عالم ہیں' قرآن و حدیث جانتے ہیں اور دلیل کے طور پر ایک دو مشہور قاری صاحبان کا نام لیتے ہیں جن کی داڑھی نہیں ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کے لیے معیار نجات اسوۂ رسول ﷺ وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں نہ کہ کوئی موجودہ شخصیت۔ رہی بات علماء مصر و عرب کی تو وہ سب کے سب ایسے نہیں ہیں۔ اگر چند ایک یورپی تہذیب کا شکار ہو چکے ہیں تو ابھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ایسے لوگوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے جو ایک ایک سنت پر جان چھڑکتے

ہیں۔

قرآن کریم کی چند آیات ملاحظہ کریں:

(۱) ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (نافرمانی کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔'' [محمد : ۴۷/۳۳]

داڑھی منڈوانے والے ذرا اپنا انجام دیکھ لیں جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کر رہے ہیں۔

(۲) ''کسی مسلمان مرد یا عورت کے لیے یہ لائق نہیں ہے کہ جس وقت اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کسی کام کے کرنے کا حکم دے دیں تو ان کے پاس یہ اختیار باقی رہے چاہے کریں' چاہے نہ کریں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی میں ہوگا۔'' [الأحزاب : ۳۳/ ۳۶]

اللہ کے رسول ﷺ تو داڑھی رکھنے کا حکم دیں مگر ہم ماننے کی بجائے منڈوائیں۔ پھر اپنا انجام دیکھ لیں۔

(۳) ''جو شخص راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ (ﷺ) کے حکم کے خلاف کرے اور تمام مومنوں (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کی راہ چھوڑ کر چلے تو ہم اسے اسی طرف متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے۔'' [النساء : ۴/۱۱۵]

(۴) ''کہہ دیجئے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجئے: اللہ کی اور رسول اللہ (ﷺ) کی اطاعت کرو۔ اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا

[۳۲۳۱/۳

(۵) "بلاشبہ تم لوگوں میں سے جو اللہ اور یوم آخرت سے ڈرتا ہے اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہے اس کے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں عمدہ نمونہ موجود ہے۔" [الأحزاب : ۲۱/۳۳]

(۶) "رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو تم کو دیں اس پر عمل کرو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" [الحشر : ۷/۵۹]

(۷) "اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑ۔" [طٰہٰ : ۹۴/۲۰]

(۸) "جو لوگ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں انہیں کوئی آزمائش یا دردناک عذاب نہ پکڑ لے۔" [النور : ۶۳/۲۴]

صحیح حدیث کی مخالفت کرنا عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے۔

(۹) "اس فطرت کو تبدیل کرنے کا کسی کو حاصل نہیں ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ یہی سیدھا دین ہے۔" [الروم : ۳۰/۳۰]

لہٰذا داڑھی کاٹنا یا منڈوانا دین فطرت کے خلاف ہے اور گناہ کبیرہ ہے، نیز سیدھے دین سے انحراف ہے۔

(۱۰) "پس تیرے پروردگار کی قسم! یہ لوگ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں تجھ ہی کو حاکم نہ مان لیں۔ پھر جو فیصلہ تو ان کے بارے میں کر دے اس کے متعلق اپنے دلوں میں کسی طرح کی رنجش اور ناخوشی نہ پائیں اور تسلیم کریں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔" [النساء : ۶۵/۴]

ابن کثیر اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنی بزرگ اور مقدس ذات کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حدود میں نہیں آ سکتا جب تک تمام امور میں اللہ تعالیٰ کے اس آخر الزمان افضل ترین رسول ﷺ کو اپنا حاکم نہ مان لے اور آپ کے ہر ہر حکم، ہر ہر فیصلے، ہر ہر سنت اور ہر ہر حدیث کو قابل قبول اور حق صریح تسلیم نہ کرنے لگے اور دل اور جسم کو یکسر تابع رسول ﷺ نہ بنا دے۔

غرض ظاہر باطن، چھوٹے بڑے کل اُمور میں حدیث رسول ﷺ کو اصل اُصول سمجھے اور قرآن کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تو وہی حقیقی مومن ہے۔۔

❀❀❀

اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کا داڑھی کے متعلق فرمان

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ [الاحزاب : ۳۳/۲۱]

''بے شک تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری رہبری ورہنمائی کے لیے رسول اکرم ﷺ کو اسوۂ حسنہ بنا کر مبعوث فرمایا تاکہ شریعت اسلامیہ کے تابناک نقوش اور انمٹ تصور پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت وصورت میں کامل اسلام موجود ہے۔ آپ کی سنت کاملہ کی ضیاء پاشیاں اور نورانی کرنیں ہی ہمارے زنگ آلود دلوں کی صفائی کر سکتی ہیں لہٰذا فوز وفلاح کے زینوں کو طے کرنے کے لیے اسوۂ رسول ﷺ پر عمل کرنا از حد ضروری اور لازم ہے۔ آپ کے فرمودہ احکامات میں حقانیت اور سچائی کا جبل عظیم دمکتا ہے۔ کوئی بھی حکم رسول ﷺ ایسا نہیں جس میں حکمت کے موتی اور دانائی کے

خزانے موج زن نہ ہوں۔

آپ ﷺ کا ہر امر واجب الاتباع ہے۔ آپ ﷺ کے اقوال و افعال اور احوال پر مبنی کتب حدیث و آثار کے اوراق نورانیہ میں سیرت سنوارنے کے ساتھ ساتھ صورت سنوارنے کے احکامات بھی درج ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا:

﴿ اَنْهِكُو الشَّوَارِبَ وَ اَعْفُوا اللِّحٰی ﴾ (۱)

''مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔''

ایک مرتبہ نبی اطہر محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ اُمَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِی دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِی فَقَدْ اَبٰی (۲)

''میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔''

صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! کون ہے (بدبخت) جو جنت سے انکار کرے گا؟

فرمایا:

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے درحقیقت جنت میں داخل ہونے سے انکار کیا۔''

❀❀❀

---

(۱) صحیح البخاری' اللباس' باب إعفاء اللحی' ح: ۵۸۹۳۔ط:دمشق۔ ح: ۵۵۵۴

(۲) صحیح البخاری' الاعتصام بالکتاب والسنۃ' باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ' ح: ۷۲۸۰۔ ط: دمشق ۔ ح: ۶۸۵۱

رسول اکرم ﷺ کی داڑھی کی کیفیت

احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کی داڑھی کی کیفیت یوں بیان فرمائی گئی ہے:

﴿قَدْ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مِنْ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ حَتّٰى كَادَتْ تَمْلَأُ نَحْرَهُ﴾ (۱)

''رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک اس قدر گھنی تھی کہ سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔''

رسول اللہ ﷺ کی داڑھی خوب گھنی اور لمبی تھی اور آپ ﷺ نے اسے کسی چھیڑ چھاڑ کے بغیر مطلق طور پر چھوڑ رکھا تھا اور دائیں بائیں اور نیچے کہیں سے بھی کاٹتے نہیں تھے۔

صحیح مسلم میں ہے۔

﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَ كَانَ إِذَا دَهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَ كَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ

---

(۱) مسند احمد : ۱/۹۲۔۳

﴿اللِّحْيَةِ﴾[۱]

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے سر کے بالوں اور داڑھی میں سفید بال اگنا شروع ہو گئے تھے اور جب آپ تیل استعمال کرتے تو یہ بال محسوس نہیں ہوتے تھے اور جب بال منتشر ہوتے تو سفید بال واضح ہو جاتے تھے اور آپ کی داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے۔“

شمائل ترمذی میں ابن ہالہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ...... كَثَّ اللِّحْيَةِ﴾[۲]

”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوب گھنی داڑھی والے تھے۔“

ایک مرتبہ ابو معمر نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے؟

تو انہوں نے کہا: ہاں!

ہم نے پوچھا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟

تو انہوں نے کہا! آپ کی داڑھی کے حرکت کرنے سے۔[۳]

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی داڑھی اتنی بڑی تھی کہ لب مبارک ہلنے سے حرکت کرتی تھی۔

---

(۱) صحیح مسلم' الفضائل' باب اثبات خاتم النبوۃ......' ح : ۲۰۸۴۔

(۲) شمائل الترمذی' باب ماجاء فی خلق الرسول صلی اللہ علیہ وسلم' ح : ۸۔

(۳) صحیح البخاری' کتاب الأذان' کتاب صفة الصلاة' باب رفع البصر إلى الإمام فی الصلاۃ' ط: دمشق ح : ۷۱۳۔ ح : ۷۴۶۔ سنن ابی داؤد' الصلاۃ' باب القراءة فی الظهر' ح : ۸۰۱۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے تو ہتھیلی میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ڈالتے اور داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔"(۱)

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی داڑھی خوب گھنی، خوب لمبی اور بڑی تھی جو بولتے وقت ہلتی تھی۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ داڑھی لمبی رکھنا سنت رسول ہے اور سنت رسول پر عمل کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ساری امت کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور اتباع کا حکم ان الفاظ سے دیتا ہے۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ [آل عمران ۳/۳۱]

"اے میرے رسول ﷺ! آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کے مدعی ہو تو میری اطاعت اور اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لے گا۔"

ان آیات، احادیث اور فقہی روایات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ داڑھی کا رکھنا اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے اور ملت، مذہب، دین اور اسلام کی ایک ممتاز علامت ہے۔ اب ہر ذی فہم اور معمولی فراست رکھنے والے انسان پر بھی یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی کہ انبیاء علیہم السلام اور آقا کی سنت اور ان کے طریقے کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر گناہ کی بات ہو گی۔

بقول علامہ اقبال مرحوم

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

---

(۱) سنن ابی داود، الطهارة، باب تخليل اللحية، ح: ۱۴۵۔

داڑھی اور جبریل علیہ السلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب وحی آتی تو اس کی مختلف صورتیں ہوتی تھیں جو کہ کتب حدیث میں مذکور ہیں۔ ان میں سے ایک صورت یہ بھی تھی کہ حضرت جبریل علیہ السلام وحی لے کر کبھی کبھی انسانی صورت میں بھی آیا کرتے تھے۔ جب کبھی وہ انسانی صورت اختیار کر کے آتے تو بیشتر اوقات وہ ایک صحابی رسول حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ایک باریش اور باشرع مسلمان تھے۔ [1]

اس بات کو بنظر غائر دیکھا جائے تو کئی پہلو سامنے آتے ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام کسی بچے، جوان رعنا یا عورت کی شکل میں بھی نزول فرما سکتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ یہی پسند کیا کہ وہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انسانی شکل میں حاضر ہوں تو ایسے شخص کی صورت اختیار کر کے جائیں جس کے چہرے پر زینت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سجی ہو۔ کیا یہ داڑھی کٹانے کی حرمت اور اس کی اہمیت کے لیے ایک سند اور ثبوت نہیں ہے؟ اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کی اہمیت واضح کرنا مقصود نہ ہوتا تو حضرت جبریل علیہ السلام کبھی نہ کبھی، ایک آدھ بار ہی سہی، کسی داڑھی منڈے شخص کے روپ میں حاضر بارگاہ نبوت ہوتے مگر ایسا ایک بار بھی نہیں ہوا۔ کیا اب بھی ہمیں داڑھی کے وجوب کے لیے کسی سند کی ضرورت ہے؟

---

(1) صحیح مسلم، الإیمان، باب الإسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ......، ح: ۴۲۳ - مسند احمد: ۲/۱۰۷ و ۶/۱۳۲۔

اعلیٰ فطرت

لفظ فطرت کے دو معنی ہیں:

ایک تو اس سے مراد دین ہے اور دوسرا وہ طریقہ جو سب انبیاء کا ہے اور جس کی اتباع کا ہمیں حکم ہوا ہے۔

انبیاء کرام کے ان فطری طریقوں پر عمل کرنے ہی سے انسان پہچانا جائے گا کہ وہ فطرت الٰہیہ پر ہے۔ گویا کہ یہ انسان کی کامل صفتیں ہیں جو اس کی خوبصورتی کو ظاہر کرتی ہیں اور ان پر عمل کرنا فطری طور پر اس پر ضروری ہے۔

داڑھی رکھنا بھی اسی فطرت میں سے ہے اور اسے مونڈنا فطرت کو بدلنا اور شیطانی امر ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ : قَصُّ الشَّارِبِ وَ إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَ السِّوَاكُ وَ اسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَ قَصُّ الْأَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ نَتْفُ الْإِبِطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ انْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَ نَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ" (۱)

---

(۱) صحیح مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ۶۰۴۔

دس امور فطرت سے تعلق رکھتے ہیں:

(۱) مونچھیں کترانا۔

(۲) داڑھی بڑھانا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) ناک میں پانی چڑھانا۔

(۵) ناخن تراشنا۔

(۶) جوڑوں کا دھونا۔

(۷) بغل کے بال اُکھاڑنا۔

(۸) زیر ناف بال مونڈنا۔

(۹) پانی سے استنجا کرنا۔

(۱۰) اس حدیث کے راوی زکریا کہتے ہیں کہ مصعب بن شیبہ کہتے ہیں کہ میں دسویں چیز بھول گیا ہوں شاید وہ کلی کرنا ہو۔

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ مونچھیں تراشنا اور داڑھی بڑھانا فطرت میں سے ہے اور اگر کوئی شخص داڑھی منڈواتا ہے تو وہ فطرت کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے۔

امام الہند شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

﴿وَ قَصُّهَا اَیْ اللِّحْیَةَ سُنَّةُ الْمَجُوسِ وَ فِیْهِ تَغْیِیرُ خَلِقِ اللّٰهِ﴾

"اور داڑھی کاٹنا مجوسیوں کی سنت ہے اور درحقیقت یہ اللہ کی پیدائش بناوٹ اور فطرت وتخلیق کو بدلنا ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ○ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ

﴿فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ [النساء: ۴/ ۱۱۸ و ۱۱۹]

"شیطان نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں میں سے اپنا مقررہ حصہ لوں گا اور ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور انہیں حکم دوں گا۔ وہ چارپایوں کے کان کاٹیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلیں گے۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ فطرت وتخلیق کو بدلنا شیطانی امر ہے جبکہ داڑھی رکھنا چونکہ فطرت میں سے ہے، اس لیے جولوگ داڑھی منڈواتے یا کترواتے ہیں وہ شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔

اسلام میں داڑھی کی اہمیت

اسلام نے ایک جامع دعوت دنیا کے سامنے پیش فرمائی ہے جس میں اعتقاد و عمل اور دیگر مرتب ہونے والے آثار کو یکساں ملحوظ رکھا گیا ہے اور ہر ایک کو دعوت میں مناسب جگہ دی گئی ہے۔

اسلام کی نظر میں وضع قطع کی درستی اصلاح قلب کا لازمی جزو ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ وضع قطع درست ہو اور دل درست نہ ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ دل درست ہو اور وضع پر اس کا کچھ اثر نہ پڑے۔ اصلاح وضع قطع میں داڑھی کے بالوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

آج ہمارے پاس قرآن مجید اور احادیث رسول ﷺ کی شکل میں اسلام' اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین اور تعلیمات موجود ہیں۔

ہر وہ کام اور فعل جو رسول مکرم ﷺ نے کیا یا جس کا حکم دیا یا آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے آپ کے سامنے کوئی کام کیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی فرمائی تو وہ دین اسلام اور شریعت ہے' مثلاً نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج' جہاد' نکاح' شادی' طلاق' صدقہ' خیرات' قربانی وغیرہ۔ اسلام نے ہر قسم کے افعال' جو عبادات' معاملات اور اخلاقیات سے وابستہ ہوں خواہ انفرادی ہوں یا اجتماعی' ظاہر

ہوں یا پوشیدہ ان کا کوئی پہلو نظر انداز نہیں کیا حتیٰ کہ پیدائش سے لے کر وفات تک کے سارے مسائل پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی میں اسلام نہیں بلکہ اسلام میں داڑھی ہے۔ اگر وہ اسی بات پر غور کرلیں کہ اگر اسلام میں داڑھی ہے تو پھر وہ اسلام کے اس حکم اور حصے پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

اسلام کسی کی ذاتی پسند یا ناپسند کا دین نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی پسند ہے اس لیے مکمل اسلام کو قبول کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً﴾ [البقرة : ۲/۲۰۸]

''اے ایمان والو! اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ۔''

یعنی تمہارا ہر کام دین اسلام کے مطابق ہونا چاہیے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اسلام کے اصولوں اور طریقوں کے مطابق عمل کرتا ہے۔ رسول مکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم داڑھی رکھنے اور بڑھانے کے قائل اور فاعل تھے۔

کچھ احمقوں کا کہنا یہ ہے کہ داڑھی میں کیا رکھا ہے؟ دل میں اسلام ہونا چاہیے۔ ظاہر سے کیا ہوتا ہے۔ باطن سے سب کچھ ہوتا ہے۔

ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ظاہر سے کچھ نہیں ہوتا تو پھر کسی دن اپنی دوکان' دفتر یا کارخانے میں بیگم صاحبہ کا غرارہ' لہنگا یا ساڑھی پہن کر جائیں۔ ہاتھوں میں چوڑیاں' کانوں میں بالیاں' گلے میں ہار سجا کر جائیں' اس لیے کہ ظاہر سے کیا ہوتا ہے؟ جب آپ مرد ہیں تو اس لباس میں بھی مرد رہیں گے۔ زنانہ لباس سے آپ کو کیا نقصان ہوگا؟

اب جو جواب اس بات کا دیا جائے وہی بات داڑھی کے متعلق سوچ لی جائے' اس لیے کہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ ظاہر اچھا ہوگا تو باطن بھی صاف ستھرا ہو کر

نکھرے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے اور داڑھی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❀❀❀

انبیاء کرام علیہم السلام سے لے کر صحابہ رضی اللہ عنہم تک کی داڑھیاں

داڑھی سب انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہارون علیہ السلام کی داڑھی کا ذکر اس طرح سے آیا ہے:

﴿يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي﴾ [طٰه: ۲۰/۹۴]

''اے میرے ماں جائے بھائی! میری داڑھی پکڑو نہ سر کے بال۔''

نیز ''درمنثور'' (ج ۱/ص ۶۲) میں آدم اور موسیٰ علیہم السلام کی داڑھی مبارک کا ذکر ہے اور سابق انبیاء علیہم السلام کی پیروی کا بھی حکم ہے۔ ارشاد ہے:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ [الأنعام: ۶/۹۰]

''یہی انبیاء ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب فرمائی ہے آپ بھی ان ہی کے طریقے پر چلیے۔''

ماسوا ان کاموں کے جن کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کیا ہو باقی تمام امور میں سابقہ انبیاء کی پیروی ضروری ہے۔ داڑھی کے حکم کو اس شریعت نے منسوخ نہیں کیا بلکہ ثابت رکھا اور اس کی تاکید فرمائی چنانچہ ہمارے مرشد اعظم سید الانبیاء

والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک آپ کے سینہ مبارک کو بھرے ہوئے تھی۔ اسی طرح چاروں خلفاء راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہم کی بھی داڑھیاں تھیں۔ [1]

اس لیے داڑھی رکھنا تمام امت پر فرض ہے۔

❀❀❀

---

(۱) طبقات ابن سعد (۳/ ۲۵و۲۶) الاصابة: ۲/ ۵۵ قوت القلوب لابی طالب المکی: ۴/ ۹۔ الترغیب والترھیب: ۳/ ۱۱۴ تاریخ الخلفاء ص: ۱۰۲و۱۱۶و۱۳۹

حب رسول ﷺ اور داڑھی

یمن کے گورنر باذان نے شاہ ایران کسریٰ کے حکم سے دو فوجیوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کو گرفتار کرنے کے لیے بھیجا۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو ان کی داڑھی منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کی طرف متوجہ ہو کر خطاب کیا کہ تم دونوں کے لیے ویل (عذاب) ہے۔ کس نے تم کو اس طریقے کا حکم دیا ہے؟

دونوں نے کہا: ''ہمارے رب (معاذ اللہ) یعنی کسریٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔''

آپ نے فرمایا:

''لیکن میرے رب نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کاٹنے کا حکم دیا ہے۔''(۱)

ثابت ہوا کہ داڑھی مونڈنا رسول اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے جو لوگ داڑھی مونڈتے اور قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کی امید رکھتے ہیں انہیں اپنی بدنصیبی پر رونا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان کی شفاعت تو کیا ان کو اس

---

(۱) طبری: ۳/۹۰و۹۱۔

نافرمانی کی بنا پر دیکھنا بھی گوارا نہیں کریں گے۔

افسوس آج کل کئی لوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بڑے بڑے دعوے تو کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ آپ ﷺ کی نافرمانی بھی کرتے ہیں۔

یہ انتہائی عجیب بات ہے جو عقل میں نہیں آتی کہ اگر تو اس محبت کے دعوی میں سچا ہوتا تو آپ ﷺ کی اطاعت کرتا کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کا تابع فرمان ہوتا ہے۔

داڑھی کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کی یہ گفتگو غیر مسلموں کے ساتھ تھی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ داڑھی کا مونڈنا اسلام اور دین تو کیا بلکہ انسانیت کے لیے بھی مضر ہے۔

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ داڑھی مونڈنا اور تراشنا یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کا عمل ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ غور کریں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ چاہیے یا یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کا۔

حب رسول ﷺ میں مخلص صرف اور صرف وہی ہے جو آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتا ہے۔ جس شخص کو سیرت و صورت میں رسول سے عملی محبت نہیں وہ اپنے دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے کیونکہ اگر صحیح محبت ہوتی تو صحابہ کرام کی طرح عملاً اس کا ثبوت مہیا کرتا۔

داڑھی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے مزید فرامین ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَ وَفِّرُوا اللِّحٰى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ﴾ (۱)

''مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو۔''

---

(۱) صحيح البخاري' اللباس' باب تقليم الأظفار' ح: ۵۸۹۲۔

② حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحٰی، خَالِفُوا الْمَجُوسَ﴾ (۱)

''مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو کھلا چھوڑ دو، اور پارسیوں کی مخالفت کرو۔''

③ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَوْفُوا اللِّحٰی﴾ (۲)

''مشرکین کی مخالفت کرو، مونچھوں کو کاٹو اور داڑھیوں کو بڑھا کر پورا کرو۔''

④ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

﴿أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحٰی﴾ (۳)

''مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی سے درگزر کرو۔''

⑤ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿قُصُّوْا سِبَالَكُمْ وَ وَفِّرُوْا عَثَانِيْنَكُمْ وَ خَالِفُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ﴾ (۴)

''مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ اور نصرانیوں اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔''

داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت تاکید فرمائی ہے اور اس کے لیے پانچ قسم الفاظ کے ساتھ حکم دیا ہے:

''اِعْفُوا، أَرْجُوا، أَرْخُوا، وَفِّرُوا اور أَوْفُوا''

---

(۱) صحیح مسلم، الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ، ح: ۶۰۳۔

(۲) صحیح مسلم، الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ، ح: ۶۰۲۔

(۳) صحیح مسلم، الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ، ح: ۶۰۰۔

(۴) مسند احمد: ۲۶۴/۵۔

امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ان پانچوں کا مآل ایک ہی ہے' یعنی داڑھی لمبی کرواور اسے اپنی حالت پر چھوڑ دو۔[1] یہ سب کے سب صیغے امر کے ہیں جو داڑھی کے فرض ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

خلاف نبوت کرے جو شقی
وہ ہرگز نہ منزل پہ پہنچے کبھی

ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے احکام کو کشادہ دلی سے تسلیم کریں اور ان احکام کے متعلق اپنے دل میں تنگی ترشی نہ لائیں۔ تسلیم کلی کل احادیث کے ساتھ رہے' یعنی احادیث کو ماننے سے رکیں نہ انہیں ہٹانے کے اسباب ڈھونڈیں' ان کے ہم مرتبہ کی کسی چیز کو سمجھیں نہ ان کی تردید کریں' ان کا مقابلہ کریں نہ ان کو تسلیم کرنے میں جھگڑا کریں۔

لہٰذا ہمیں اپنے آقا سے محبت ہے تو یہ ان کی محبت کا تقاضا ہے کہ ہم ان کے حکم کے مطابق ان جیسا چہرہ بنالیں۔

دھوکہ کی محبت سے عداوت بہتر
بگڑی ہوئی عقل سے حماقت بہتر

❀❀❀

---

(1) شرح صحیح مسلم : ۱۲۹/۱۔

خوبصورت انسان

الحمدللہ! ہم اشرف المخلوقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوقات سے ممتاز اور بہتر پیدا کیا ہے۔ انسان کی تکریم کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾ [بنی اسرائیل : ۱۷/۷۰]

''اور بلاشبہ ہم نے اولاد آدم کو تکریم دی۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿خَلَقْتُ بِيَدَيَّ﴾ [ص: ۳۸/۷۵]

''میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیا۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ [التین : ۹۵/۴]

''تحقیق ہم نے انسان کو سب سے بہترین صورت میں پیدا کیا۔''

ان آیات بینات سے معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق اور سانچہ سب سے بہتر اور اعلیٰ ہے۔ اس کی تخلیق رب تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں سے کر کے اس کی عظمت کو دوبالا کر دیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو جوڑا جوڑا بنایا اور مرد اور عورت کی ساخت میں ایک بنیادی فرق رکھا ہے۔ مرد کو اس کے چہرے کا تاج داڑھی کی صورت میں عطا کیا جس

کی وجہ سے وہ بارعب اور شاندار شخصیت کا حامل محسوس ہوتا ہے اور عورت کو فطری طور پر اس رعب سے محروم رکھا ہے۔

جو لوگ اپنی داڑھیاں منڈوا دیتے ہیں وہ اپنی فطرت کو تبدیل کر کے عورتوں کے ساتھ مشابہت پیدا کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے افراد پر لعنت فرمائی ہے۔ [1]

اللہ نے مردوں اور عورتوں کو ان کی فطرت کے مطابق حسن و جمال عطا فرمایا ہے۔ مردوں کو حاکمانہ شکل وصورت عطا کی تاکہ وہ دنیا کا انتظام وانصرام سنبھال سکیں اور عورتوں کو نسوانی حسن عطا کیا تاکہ وہ مردوں کے لیے سکون واطمینان کا ذریعہ بن سکیں، چنانچہ مردوں کو مردانگی کی علامت داڑھی عطا کی اور عورتوں کو نسوانی علامت چوٹی اور سینے کا حسن عطا کیا۔ پھر سماجی زندگی میں ان کی جسمانی ہیئت کے مطابق دونوں کو الگ الگ ذمہ داریاں عطا کیں اور دونوں کی صورتوں اور شباہتوں میں بنیادی تبدیلی اور تغیر کو حرام قرار دے دیا۔

❀❀❀

(۱) صحیح البخاری، اللباس، باب المتشبھین بالنساء ......، ح: ۵۸۸۵۔

داڑھی اور انسان کا حسن و جمال

داڑھی قدرت کا عطیہ ہے جو انسانوں کے لیے مردانگی کی علامت ہے۔ رسول مکرم ﷺ سمیت تمام انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم' ائمہ دین' محدثین اور صالحین نے اپنے چہروں پر اس حسن و جمال کی نشانی کو سجایا۔

آج کل برصغیر پاک و ہند میں لوگوں نے داڑھی کترواکر اور منڈوا کر اپنے آپ کو خوبصورت اور حسین بنانے کی ناکام کوشش شروع کر رکھی ہے اور کہتے ہیں کہ اس طرح عمر بھی تھوڑی محسوس ہوتی ہے اور لڑکی والے رشتہ بھی باآسانی دے دیتے ہیں۔ یہ اصل میں ہمارے کمزور ایمان کی نشانی ہے۔ عقل بھی کہتی ہے کہ داڑھی مردوں کے لیے ایسی ہے جیسے عورتوں کے لیے سر کے بال کہ دونوں باعث زینت ہیں۔ جب عورتوں کا سر منڈانا بدصورتی میں داخل ہے تو مردوں کا داڑھی منڈانا خوبصورتی کیسے ہے؟

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر داڑھی کے نام سے لوگوں پر لرزہ کیوں طاری ہو جاتا ہے۔ لوگ جب سروں پر بال رکھتے ہیں تو پھر چہرے پر ان کے رکھنے میں کیا عیب ہے؟ کسی کے سر سے اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے اس گنج کے اظہار سے شرم آتی ہے لیکن یہ عجب تماشا ہے کہ اپنے پورے چہرے کو خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو داڑھی سے محروم کرتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے۔

داڑھی رکھنا فرض ہے

بعض لوگ داڑھی مونڈنے کے جواز میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ یہ سنت ہی تو ہے اور سنت پر عمل نہ کرنا کوئی بڑا گناہ نہیں ہے۔ یہ بڑی بیہودہ دلیل ہے۔ اول تو داڑھی رکھنا معنی معروف کے اعتبار سے سنت نہیں بلکہ فرض ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد متعدد احادیث میں صیغہ امر کے ساتھ وارد ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے داڑھی رکھنے کا حکم دیا اور خود ہمیشہ داڑھی رکھی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی داڑھی رکھنے کا اہتمام کیا ہے اور یہ سب فرض ہونے کی دلیلیں ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر سنت کے یہی معنی لیے جائیں کہ وہ امر موکدہ اور واجب نہیں ہے، تب بھی ایک مسلمان کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ یہ محبوب رب العالمین ﷺ کی سنت ہے جس کی محبت کا دعویٰ خود اسے بھی ہے۔ پھر غور کریں کہ اس سنت کو چھوڑنا چاہیے یا اختیار کرنا چاہیے؟

ایمان کا کیا تقاضہ ہے اور انصاف کیا چاہتا ہے؟

عقل کیا کہتی ہے؟

محبت والے کے منہ سے ایسی بات نکلنا اور سنت نبویہ ﷺ کو معمولی بات سمجھنا محبت اور تقاضۂ ایمانی کے خلاف ہے۔ جسے محبت ہوتی ہے اسے تو محبوب کے در

و دیوار سے بھی محبت ہوتی ہے۔ آپ عجیب ایمان والے ہیں آپ کو محبت کا دعویٰ تو ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ کی زینت محبوب نہیں؟ آپ ﷺ کے دشمنوں کی صورت سے پیار ہے۔ یہ محبت کی کون سی قسم ہے؟

کچھ لوگوں کو یوں بھی کہتے سنا گیا ہے کہ داڑھی منڈانا گناہ تو ہے لیکن صغیرہ ہے۔

اول تو یہ بات ہی غلط ہے کہ داڑھی منڈانا گناہ صغیرہ ہے کیونکہ فرض کی خلاف ورزی گناہ کبیرہ ہوتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ گناہ صغیرہ کے ارتکاب کی کب اجازت ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جن گناہوں کو معمولی سمجھا جاتا ہے ان سے بھی بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر بھی مواخذہ ہوسکتا ہے۔''(۱)

پھر یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ گناہ صغیرہ پر اصرار کرنا' یعنی ہمیشہ اس کا ارتکاب کرتے رہنا' صغیرہ کو کبیرہ بنا دیتا ہے' بلکہ داڑھی منڈانے کا گناہ تو ایسا ہے کہ جب تک آدمی اس سے توبہ نہ کرے' ہر وقت گناہ گار شمار ہوتا ہے۔ دوسرے گناہ تو ایسے ہیں کہ گناہ کرتے وقت آدمی گناہ گار ہے لیکن یہ گناہ تو ایسا ہے کہ آدمی مسلسل گناہ گار شمار ہوتا رہتا ہے کیونکہ جب تک رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق داڑھی والا نہ ہو جائے اس وقت تک ہر لمحہ گناہ گار ہی ہے۔ داڑھی منڈانے والا آدمی نماز پڑھ رہا ہے' حج کر رہا ہے' سو رہا ہے یا کھا پی رہا ہے تو اس وقت وہ داڑھی نہ بڑھانے کے گناہ میں مبتلا ہے اور صبح شام داڑھی مونڈ کر گناہ کی تجدید کرتا رہتا ہے' یعنی بار بار گناہ کے عمل کو

---

(۱) سنن ابن ماجہ' الزھد' باب ذکر الذنوب' ح: ۴۲۴۳ و مسند احمد: ۶/۷۰۔

دہراتا ہے۔

میرے پیارے بھائیو!

ذرا غور کرو۔ تم کدھر جا رہے ہو؟ زندگی کا جو دن گزر گیا' وہ واپس نہ آئے گا۔ دن بدن زندگی کم ہو رہی ہے۔ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ مرنے سے پہلے آخرت کی تیاری کر لو۔ ورنہ پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

❀❀❀

مسلک اور داڑھی

الفقہ لمذاہب الاربعہ میں ہے۔ داڑھی منڈانا حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک حرام ہے۔

قَالَ ابْنُ الرِّفْعَةُ بِأَنَّ الشَّافِعِيَّ نَصَّ فِي الْأُمِّ بِالتَّحْرِيْمِ

امام ابن رفعہ کہتے ہیں۔ کتاب الام میں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس کے (داڑھی کے منڈوانے کے) حرام ہونے کی تصریح فرمائی ہے۔

بلاشبہ مذاہب اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ داڑھی بڑھانا واجب ہے اور اس کا مونڈنا حرام ہے۔

حضرات مالکیہ کا مذہب:

مَذْهَبُ السَّادَةِ الْمَالِكِيَّةِ حُرْمَةُ حَلْقِ اللِّحْيَةِ وَكَذَا قَصِّهَا إِذَا كَانَ يَحْصُلُ بِهَا الْمُثْلَةُ

مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور اسی طرح اس کا کتروانا بھی حرام ہے جبکہ اس سے صورت بگڑ جائے۔"

اور فقہ حنبلی کی کتاب شرح المنتہی میں مذکور ہے۔

اَلْمُعْتَمَدُ حُرْمَةُ حَلْقِهَا وَ مِنْهُم مَنْ صَرَّحَ بِالْحُرْمَةِ وَلَمْ يُحْكَ

خِلَافًا لِصَاحِبِ الْاِنْصَافِ[1]

''معتبر قول یہی ہے کہ داڑھی منڈانا حرام ہے اور علماء مثلاً مؤلف انصاف نے حرمت کی تصریح کی ہے اور اس حکم میں کسی کا بھی خلاف نقل نہیں کیا گیا۔''

❀❀❀

(۱) منقول از داڑھی کا وجوب از مولانا محمد زکریا ص: ۲۰۔

شیطانی شبہات اور داڑھی

اس دور میں داڑھی کے حوالے سے ایک شخص کے ذہن میں جو چند شبہات پیدا ہوتے ہیں ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

① داڑھی رکھنے سے چہرے کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے۔ (معاذ اللہ)

② داڑھی رکھنے سے ماں باپ ناراض ہوتے ہیں۔

③ داڑھی رکھ لی تو شادی میں رکاوٹ نہ پیدا ہو جائے۔

④ جب مکمل نیک انسان بنوں گا تب داڑھی رکھ لوں گا۔

⑤ بیوی کے لیے داڑھی مسئلہ بن جاتا ہے۔

⑥ داڑھی رکھنے سے دفتروں میں ملازمت کا مسئلہ بنے گا۔

⑦ حج کرنے کے بعد داڑھی رکھ لوں گا۔

⑧ ابھی اعمال یا کام اچھے نہیں ہیں۔

⑨ داڑھی رکھنے سے لوگ مولوی صاحب کہیں گے جبکہ ہم مولوی نہیں ہیں۔

⑩ داڑھی بڑھاپے کا حصہ ہے۔ جوانی تو عیش کا نام ہے (معاذ اللہ) لہذا بڑھاپے میں داڑھی رکھ لوں گا۔

دیکھنے میں تو یہ ۱۰ سوالات ہیں۔ ہو سکتا ہے اس سے بھی زیادہ ہوں مگر ان سب

کے پیچھے ایک ہی کردار کام کر رہا ہے جس کا نام ہے شیطان۔ یہ کردار کبھی شکلیں بدلتا ہے، کبھی عقلیں۔

اے مسلم نوجوان! تو جن لوگوں کو خوش رکھنے کے لیے داڑھی نہیں رکھتا وہ دراصل تیرے رہبر اور مقتدا نہیں بلکہ تیرے حقیقی راہنما تو حضرت محمد ﷺ ہیں جن کی شخصیت تیرے لیے نمونہ ہے۔

فرمان خداوندی ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الاحزاب : ۳۳/۲۱]

''بلاشبہ تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی حیات اطہر) میں بہترین نمونہ ہے۔''

داڑھی منڈوا کر خود کو کسی کا آئیڈیل بنانے والو یا کسی کو آئیڈیل سمجھ کر اس کی خاطر چہرے کو صاف کروانے والو! اس قسم کی باتوں سے حسن پیدا نہیں ہوتا۔ حسن تب ہی ملے گا جب اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے مطابق چلو گے۔

مرزا قتیل کے صوفیانہ کلام سے متاثر ہو کر ایک ایرانی شخص ان کا مرید ہو گیا اور زیارت کے شوق میں وطن سے چلا۔ جس وقت ان کے پاس پہنچا تو جناب قتیل داڑھی کا صفایا کر رہے تھے۔ اس نے تعجب سے دیکھا اور کہا:

''آغا ریش می تراشی'' ''جناب! آپ داڑھی مونڈ رہے ہیں۔''

مرزا قتیل نے جواب دیا: ''ہاں! بال تراش رہا ہوں کسی کا دل نہیں چھیل رہا۔''

ایرانی نے بے ساختہ جواب دیا: ''ارے دل رسول می خراشی'' کسی کا دل دکھانا چہ معنی۔ تم تو نبی علیہ السلام کا دل چھیل رہے ہو۔ (۱)

---

(۱) داڑھی کا وجوب از مولانا محمد زکریا، ص: ۲۲۔

مطلب یہ ہوا کہ داڑھی صاف کر کے ایک طرف ہم اپنا اور اپنے ہم خیالوں کا دل رکھ رہے ہوتے ہیں تو دوسری طرف ایک دل، جس پر سب دل قربان، اس کو زخمی کر رہے ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّتِي فَقَدِ اهْتَدٰى وَ مَنْ كَانَتْ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ﴾ (1)

''ہر کام کا ایک جوش ہوتا ہے اور ہر جوش کا ایک فتور۔ جو فتور کے وقت بھی میری سنت ہی کی طرف رہے تو وہ ہدایت پا گیا اور جو فتور کے وقت دوسری جانب چلا گیا تو وہ ہلاک ہو گیا۔''

نکتہ جوش اور فتور دونوں جوانی کی واضح علامات ہیں۔ اس دور کا نوجوان سوال کرتا ہے کہ جوانی کو ہلاکت سے کیسے بچایا جائے؟ اس کا جواب اس روایت میں موجود ہے۔

﴿وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكَ﴾

''اور جو اس فتور کے وقت غیر مسنون راستے پر چل نکلا تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔'' اسے گمراہی ملے گی، بدامنی اور بے سکونی ملے گی۔

﴿فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ اِلٰى سُنَّتِي فَقَدِ اهْتَدٰى﴾

لہٰذا سنت کے ساتھ رہو، نجات ملے گی، حیات ملے گی اور سکون قلب ملے گا۔

آپ نے دیکھا ایک داڑھی نے کتنی پریشانیوں سے بچایا؟۔

---

(1) مسند احمد : ۲/۱۸۸، ۲۱۰ و صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان : ۱/۱۸۷، ۱۸۸ ح : ۱۱ والسنۃ لابن ابی عاصم، ص : ۳۵، ح : ۵۱۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ [البقرة : ۲/۲۰۸]

''اے ایمان والو! پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ یقیناً وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔''

اسلام میں داخل ہونا اس کے احکام کو تسلیم کر کے ماننے کا نام ہے اور شیطان کی پیروی یہ ہے کہ اس کے وسوسے قبول کر لیے جائیں' اس کی چال کامیاب ہونے دی جائے اور اسلام کے منافی کاموں پر عمل اور ان کی دعوت دی جائے۔ آج شیطان پس پردہ کام کر رہا ہے۔ مختلف چہرے اور کردار بدلتے نظر آتے ہیں مگر پیچھے وہ لعین ایک ہی ہے' لہٰذا اہل ایمان کو چاہیے کہ داڑھی رکھتے وقت کسی چہرے کا' کسی کردار کا' کسی قول و قرار کا پاس نہ کریں۔ صرف حفظ اسلام کا لحاظ کریں۔

❀❀❀

داڑھی اور ذمہ داریاں

ہمارے کچھ احباب یہ کہتے ہیں کہ جناب داڑھی کی ذمہ داریاں بہت ہیں اور ہم اس قابل نہیں' لہٰذا جب اس ذمہ داری کے اٹھانے کے قابل ہوں گے تب رکھیں گے۔

ان کی خدمت میں عرض ہے کہ داڑھی تو بہت دور کی بات ہے۔ہم پر تو انسان ہونے کے ناطے کئی ذمہ داریاں ہیں کیا ہم وہ پوری کر رہے ہیں؟

کیا ہم بطور مسلمان اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں؟

اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو خود کو پہلے انسانیت اور پھر اسلامیت سے خارج کرو۔داڑھی کا مسئلہ بعد میں حل کریں گے۔

کچھ احباب یوں بھی کہتے ہیں کہ ہم نے بہت سے داڑھی والوں کو دیکھا ہے وہ بہت بے ایمان' دھوکے باز اور فراڈیے ہوتے ہیں' اس لیے ہم بھی داڑھی نہیں رکھیں گے۔کہیں لوگ ہمیں بھی ویسا ہی نہ سمجھنے لگیں۔

ان کی خدمت میں عرض ہے کہ روزانہ سڑکوں پر حادثات ہوتے ہیں۔کیا کبھی آپ نے اس سڑک پر چلنا اس لیے چھوڑا ہے کہ اس پر تو حادثے ہوتے ہیں؟

آئے دن بسوں میں دھماکے ہوتے ہیں لیکن کیا بسوں کا سفر ختم کیا؟

کئی مرتبہ جہاز اغوا ہوئے۔ کیا جہازوں کی آمدورفت رک گئی؟

مزید برآں داڑھی والوں کے مقابلے میں کلین شیو یا داڑھی منڈے لوگ زیادہ فراڈیئے بے ایمان دھوکے باز رشوت لینے والے اور زانی ہوتے ہیں لہٰذا آپ کو کوئی اور جدید شکل اختیار کرنی چاہیے کہ جس شکل کے تمام آدمی ہی فرشتہ صفت ہوں۔ یہ ممکن ہے تو اس پر عمل پیرا ہوں۔

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر داڑھی کے متعلق بھی یہ سب فضول فلسفے کیوں بار بار دہرائے جاتے ہیں۔

عزیز مسلمانو! غور کرو اور ان شیطانی جملوں اور وسوسوں کو چھوڑ دو اور داڑھی جیسے اہم فرض کو پورا کرنا شروع کر دو۔

❀❀❀

واقعہ کدو' محبت اور داڑھی

اہل دل اور صاحب ایمان لوگوں کا یہ متفق علیہ اصول ہے کہ جس سے محبت ہو اس کی ہر چیز سے محبت ہو جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ پلیٹ کی اطراف و جوانب سے کدو کے ٹکڑے تلاش کر کر کے کھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے دیکھ کر اس روز سے مجھے کدو سے محبت ہو گئی ہے۔''[1]

آپ نے دیکھا محبت کیسی چیز ہے۔ بعض لوگ یہ بات عجیب سی محسوس کرتے ہوں گے وہ اس لیے کہ ان کو محبت کے مفہوم کا علم نہیں ورنہ محبت وہ چیز ہے کہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہو جاتی ہے۔

یہ واقعہ تو کدو کا ہے کہ کبھی تناول فرمایا کبھی نہیں مگر جو داڑھی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ہمیشہ رہی اس سے محبت کرنا اور اس محبت میں داڑھی رکھنا کہ اللہ کا حکم بھی پورا ہو جائے اور محبوب کی محبت کا حق بھی ادا ہو جائے' کیا ہم مسلمانوں پر فرض نہیں؟

---

(1) صحيح البخاری' الأطعمة' باب من تتبع حوالی القصعة ......' ح: ۵۳۷۹۔

داڑھی کی چند دنیاوی فضیلتیں

- لوگوں کی نظر میں داڑھی والے کی عزت ہوتی ہے۔
- اس کو باوقار شخصیت سمجھا جاتا ہے۔
- جماعت وغیرہ میں اس کو آگے کیا جاتا ہے۔
- مجلسوں میں اس کی تعظیم کی خاطر اونچی اور نمایاں جگہ پر بٹھایا جاتا ہے۔
- اس میں آدمی کی عزت کی حفاظت بھی ہے کیونکہ جب کوئی فحش کلامی پر آتا ہے تو اس کی داڑھی دیکھ کر اس کو شرم آتی ہے اور اس کی عزت بچ جاتی ہے۔

روز حشر' رمضان اور داڑھی

ہم اپنی صبح کا آغاز کرتے ہیں تو اس فریضے کی چہرے سے صفائی کر کے۔ ہم اپنی تقریبات میں شرکت کرتے ہیں تو اسے دور کر کے۔ ہمارے نوجوان ماہ رمضان میں داڑھی رکھ لیتے ہیں مگر عید کے موقع پر اسے صاف کیے بغیر گویا ان کی عید نامکمل اور ادھوری رہتی ہے۔ خدارا ذرا سوچیں اور غور کریں۔ کہیں روز حشر سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیں دیکھ کر چہرہ انور پھیر لیا تو ہمارا کیا بنے گا؟ ہم کدھر جائیں گے؟

❀❀❀

خط بنانا اور پڑھا لکھا جاہل

محترم قارئین! بعض لوگ اللہ کی دی ہوئی نعمت یعنی داڑھی کا حلیہ اس طرح بگاڑتے ہیں کہ اس کے نیچے یا اوپر کا کچھ حصہ مونڈتے ہیں اور اس کو خط بنانے کا نام دیتے ہیں' حالانکہ مذکورہ احادیث میں جو رسول اللہ ﷺ کا حکم وارد ہوا یہ اس کے خلاف اور بالکل کھلی نافرمانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے داڑھی کو بالکل چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے' لہٰذا ہر قسم کا کاٹنا یا نوچنا ان الفاظ حدیث کے صریح خلاف ہے جن میں ''اعفاء' ارخاء' ارجاء' اور توفیرا'' کا حکم ہے۔ ان سب کے معنی ہیں کہ داڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ بس اتنی کافی ہے جو دور سے نظر آ سکے۔ کچھ کا کہنا ہے کہ جو صرف مرد اور عورت کے فرق کو واضح کر سکے۔ کچھ صرف فرنچ کٹ کے طور پر ایک نشان سا رکھتے ہیں۔ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ نے داڑھی کے ایک بال کو بھی مونڈنے' چھوٹا کرنا یا اکھاڑنے سے منع فرما کر حکم دیا کہ مکمل داڑھی بڑھاؤ' لہٰذا اب داڑھی کی نوک پلک درست کرنا اور دائیں بائیں رخسار سے ٹھوڑی اور ناک تک کا جغرافیہ مقرر کرنا اور اس کی لغوی اور ادبی تحقیق کرنا بیکار ہے۔ ایک اچھے مسلمان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھیں

چھوٹی کرو اور بس۔ کتنی؟ کہاں تک؟ اور کیسی داڑھی ہونی چاہیے؟ اس جھگڑے میں پڑنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو داڑھی سے نوازا ہے اور انسانوں کی شکل وصورت آب وہوا کے لحاظ سے مختلف بنائی ہے۔ کسی ملک کے لوگ لمبے قد کے ہوتے ہیں اور کسی ملک کے بالکل چھوٹے قد کے' کسی ملک کے لوگ صاف ستھرے رنگ کے سرخ و سفید ہوتے ہیں اور کسی ملک کے بالکل سیاہ۔ یہی حال ان کی داڑھی اور مونچھوں کا بھی ہے۔ داڑھی سب کی یکساں نہیں ہوتی' اس لیے آپ ﷺ سب کے لیے الگ الگ حکم دینے کے بجائے سب کے لیے ایک عام حکم دے دیا:

﴿أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ اَعفُو اللِّحَى﴾ (1)

''مونچھیں کاٹو اور داڑھی سے درگزر کرو۔''

یہ حکم سب کے لیے عام ہے۔ جس کی داڑھی کے چند بال ہی نکلے ہوں وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ان چند بالوں کی حفاظت کرے اور جس کی داڑھی خوب گھنی اور لمبی ہو' وہ بھی اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی داڑھی کے سب بالوں کی حفاظت کرے۔ ان میں سے کسی کو بھی یہ اجازت نہیں کہ داڑھی کا اپنی طرف سے کچھ میک اپ کرے۔

کیونکہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے صرف اِعْفَاءُ اللِّحْیة (داڑھی بڑھانے) کا حکم ہی نہیں دیا تھا بلکہ اس کے ساتھ مخالفت مجوس کا حکم بھی دیا تھا جبکہ اس وقت کے مجوسی داڑھیاں چھوٹی کراتے تھے اور ان میں منڈوانے کا رواج اتنا عام نہ ہوا تھا جیسا کہ اس بات کو اکثر محدثین نے بیان کیا ہے۔ ابوشامہ رحمہ اللہ کے دور میں

---

(1) صحیح مسلم' الطهارة' باب خصال الفطرة' ح: ۲۶۰۔

جب کچھ لوگوں نے داڑھیاں منڈوائیں تو انہوں نے بڑے رنج و غم کے ساتھ کہا:

"اب کچھ لوگ ایسے پیدا ہو رہے ہیں جو اپنی داڑھیاں منڈوا دیتے ہیں۔ یہ فعل اس سے بھی زیادہ شدید ہے جو مجوسیوں کے بارے میں منقول ہے کیونکہ وہ اپنی داڑھیاں چھوٹی کرتے تھے۔"(۱)

امام نووی فرماتے ہیں:

"مختار قول یہ ہے کہ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے۔"(۲)

علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں: "بعض لوگ ابن عمر، عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کے آثار سے استدلال کرتے ہیں کہ قبضہ سے اوپر زائد داڑھی کاٹ دینی چاہیے۔ یہ استدلال ضعیف اور کمزور ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل شدہ مرفوع احادیث کے مقابلے میں ان آثار اور اقوال سے دلیل اخذ کرنا صحیح نہیں جبکہ ان کے مقابلے میں صحیح اور صریح احادیث موجود ہوں۔ پس سلامتی والا طریقہ انہی لوگوں کا ہے جو کہتے ہیں کہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے داڑھی کو بالکل چھوڑ دینا چاہیے اور اس کے طول یا عرض سے بال لینا برا فعل ہے۔"(۳)

میرے پیارے بھائی جب صحیح دلائل مل جائیں تو اس کے بعد لولی لنگڑی اور من گھڑت دلیلوں کو فوراً ترک کر دینا چاہیے۔ صحابی کا ذاتی فعل ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے سامنے لایعنی اور ھباءً منثوراً کی حیثیت رکھتا ہے۔ صحابی کا فعل

---

(۱) فتح الباری: ۳۶۳/۱۰ تحت شرح الحدیث: ۵۸۹۲۔

(۲) شرح مسلم للامام النووی: ۱۲۹/۱۔

(۳) تحفۃ الاحوذی: ۳۹/۸۔

جب تک مجمع علیہ نہ ہو اس وقت تک حجت نہیں ہوتا جیسا کہ اصولیوں کے ہاں یہ قاعدہ ہے:

﴿إِنَّ قَوْلَ الصَّحَابِيِّ مَذْهَبٌ لَهُ فَقَطُ وَلَا يَكُوْنُ حُجَّةً حَتّٰى يُجْمَعَ عَلَيْهِ﴾

"صحابی کا قول صرف اس کے مذہب کو باور کرواتا ہے اور اس وقت تک وہ حجت نہیں ہوسکتا جب تک اُس پر اجماع نہ ہو۔"

تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر اجماع نہیں اور پھر ابنِ عمر رضی اللہ عنہ والی روایت سے واضح ہے کہ ان کا فعل بھی حج یا عمرہ کے وقت تھا عام نہیں تھا۔

میں اپنے پیارے بھائیوں سے اور بالخصوص ان خطیب حضرات سے عرض کرتا ہوں جو داڑھی کا حلیہ اس طرح بگاڑتے ہیں کہ اس کے نیچے یا اوپر کا کچھ حصہ مونڈتے ہیں اور اس کو خط بنانے کا نام دیتے ہیں' آپ لوگ داڑھی رکھ لینے کے بعد اس کی کٹنگ کروا کر اپنے کئے کرائے پر پانی نہ پھیریے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے حکم کے مطابق داڑھی کو بڑھائیں اور اسے معاف کردیں۔ یہی دنیا و آخرت میں آپ کے لیے بہتر ہے۔

کالا رنگ کبیرہ گناہ

اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَ شَيْبَةً﴾ [الروم : ۳۰/۵۴]

یعنی اللہ تعالیٰ جوانی کے بعد کمزوری اور بڑھاپے کا دور لاتا ہے۔

میرے پیارے بھائی! آج کل کالے خضاب سے قدرت کی یہ نشانی گم کردی جاتی ہے۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ اس میں دھوکہ اور فریب ہے۔ اس طرح یہ شخص کئی کاموں میں مثلاً لین دین، نکاح، گواہی وغیرہ میں دھوکہ دے سکتا ہے، اسی لیے یہ حرام ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا۔ ان کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کا رنگ بدلو اور کالے رنگ سے بچو۔"(۱)

محمد بن سیرین سے روایت ہے: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے بابت سوال ہوا۔ آپ نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت تھوڑے بال سفید تھے لیکن ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مہندی اور کتم سے خضاب

(۱) صحیح مسلم، اللباس والزینۃ، باب استحباب خضاب الشیب ......، ح: ۵۵۰۹۔

لگایا۔“ اور فرمایا: ”فتح مکہ کے دن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو اُٹھا کر لائے اور آپ کے آگے بٹھا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس بزرگ کو گھر میں رہنے دیتے تمہاری عزت کی خاطر ہم اس کے پاس گھر جاتے۔“ انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور ان کے سر اور داڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کا رنگ بدلو لیکن کالے رنگ سے اس کو دور رکھو۔“[1]

میرے بھائی! جو صحیح احادیث ہیں اُن میں مہندی، کتم اور صفرہ (زردی) کا ذکر ہے۔ صحیح احادیث میں سیاہ خضاب کی بڑی ممانعت وارد ہوئی ہے، اس لیے جو لوگ کالے رنگ کو جائز کرنے کے لیے ایک ضعیف روایت کا ذکر کرتے ہیں۔ انہیں اس سے بچنا چاہیے اور جن بھائیوں کو اس گناہ کبیرہ کی لت پڑ چکی ہے انہیں اس سے توبہ کر کے آخرت کو سنوارنا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے اور فرمان کے بعد کسی کا قول اور فعل قابل قبول نہیں ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی تابعداری کی حق دار ہے۔ چاہے کوئی بھی اس کے خلاف ہو۔

❀❀❀

(۱) مسند احمد : ۱۶۰/۳۔ المستدرک للحاکم : ۲۴۴/۳۔

خواہش اور داڑھی

جب غیر مسلموں کے داڑھی منڈانے اور مونچھیں بڑھانے سے حضور اقدس ﷺ کو تکلیف پہنچی تو جو لوگ ان کے امتی کہلاتے ہیں تو ان کے اس ناپاک فعل سے حضور اقدس ﷺ کو کتنی تکلیف ہوگی۔ کچھ امتی تو اپنی خواہشات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوئے ان پر قربان ہی ہو جاتے ہیں جیسے کچھ بوڑھے لوگ داڑھی مونڈتے ہیں حالانکہ ان کے گال پچکے ہوئے ہیں۔ وہ داڑھی مونڈ کر اپنی صورت کو مسخ کر کے نصرانیوں اور دیگر مشرکوں کی صورت بنا لیتے ہیں' بیویاں بوڑھی ہو چکی ہیں یا مر چکی ہیں' لہٰذا ان کے سامنے جوان بن کر آنے کا بہانہ بھی نہ رہا اور خود قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہیں لیکن داڑھی منڈانے سے باز نہیں آتے۔

بہت سے لوگ بیویوں سے مرعوب ہیں۔ ان کو خوش رکھنے کے لیے داڑھی مونڈتے ہیں۔ بیوی کے حکم اور خواہش کے مطابق زندگی گزارنا منظور ہے لیکن اللہ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ماننا اور انبیاء' اولیاء اور صالحین کی صورت اختیار کرنا گوارا نہیں۔ یہ کیسا دین و ایمان ہے کہ دوسرے انسانوں کی خواہش پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں مگر اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری گوارا نہیں؟

امامت اور داڑھی

امامت بڑی ذمہ داری کا منصب ہے' اس لیے جماعت کا امام سب سے پسندیدہ شخص ہونا چاہیے۔نماز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾[العنکبوت: ۲۹/۴۵]

''بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔''

اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب نماز کی امامت کرانے والا شخص تمام بے حیائیوں اور بری باتوں سے پاک وصاف ہو۔

داڑھی منڈانے والا شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے۔ایسے شخص کی امامت سے برائی' بے حیائی اور خاص طور پر داڑھی منڈانے کا رواج عام ہوگا' اس لیے ضروری ہے کہ امام وہ شخص ہو جو شرعی شکل وصورت رکھتا ہو اور جو شخص داڑھی منڈانے کے گناہ پر اصرار کرتا ہو تو وہ ناپسندیدہ شخص ہے۔ایسے ناپسندیدہ شخص کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

﴿ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ ...... وَ إِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ﴾ (۱)

---

(۱) جامع الترمذی' الصلاۃ' باب ما جاء فی من أم قوماً......' ح: ۳۶۰۔

''تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو قوم کی امامت کراتا ہو لیکن لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں۔''

البتہ اگر صاحب علم وفضل ومتشرع شخص موجود نہ ہو تو مجبوراً ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے۔

داڑھی رکھ لینا ہی امام کے لیے کافی نہیں بلکہ ہر عام مقتدی کی نسبت اس پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ سنت رسول کی حفاظت اور ترویج میں دوسروں سے بہتر ثابت ہو۔

❀❀❀

حجت اور داڑھی

کچھ لوگ شیطان کے وسوسے میں آ کر یہ حجت تراشتے ہیں:

- قلب کی اصلاح' باطن کا تصفیہ اور روح کا تزکیہ اصل چیز ہے۔ داڑھی نہ رکھی تو کیا ہوا' دل تو ہمارا پاک صاف ہے۔

یہ بڑی جہالت کی بات ہے۔ جس کا دل پاک صاف ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا فرماں بردار ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ گناہ پر اصرار کرتے رہیں اور دل بھی صاف ہو؟ انسان کے اچھے برے ظاہری اعمال دراصل اس کے دل کی نیت اور باطنی حالت پر منحصر ہوتے ہیں۔ جیسا باطن ہو گا ظاہر بھی ویسا ہی ہو گا۔ داڑھی کا رکھنا دل کی ایمانی قوت کا اظہار ہے اور داڑھی منڈوانا دل کی کراہت اور نیت کی خرابی کی علامت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی صورت مبارکہ کی زینت سے نفرت ہو اور روح بھی پاک ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟

- بعض مغرب زدہ' جو اپنے آپ کو روشن خیال سمجھتے ہیں' یہ خیال کرتے ہیں کہ داڑھی رکھنے سے قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

یہ بات غلط اور مشاہدے کے بالکل خلاف ہے۔ مسلمان قوم نے جتنی ترقی بھی کی وہ اتباع شریعت ہی کے صدقے میں اور اس دور میں کی جب سب

کے سب لوگوں کی داڑھیاں تھیں اور جب شریعت کی پابندی اور داڑھی رکھنا چھوڑ دی گئی تو خدا کی رحمت بھی روٹھ گئی۔ اس پر تو تمام تعلیم یافتہ لوگ متفق ہیں کہ سرسید مرحوم کی وجہ سے قوم نے بہت ترقی کی۔ اگر داڑھی ترقی میں حارج ہوتی تو سرسید مرحوم کی فٹ بھر لمبی داڑھی بھی نہ ہوتی۔

پس ثابت ہوا کہ داڑھی کا ترقی سے کوئی عناد نہیں ہے۔

جارج پنجم سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے داڑھی کیوں رکھی ہے؟ جارج پنجم نے جواب دیا: "میں نے داڑھی اس شخص کے منہ پر دیکھی ہے جو مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی میرا باپ ایڈورڈ ہفتم لہٰذا میں نے داڑھی رکھ لی کیونکہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔"

اے کاش! مسلمانوں کو اپنے سب سے بڑے محبوب آقائے نامدار ﷺ کی پاک اداؤں سے اتنی ہی محبت ہوتی جتنی جارج پنجم کو ایڈورڈ ہفتم سے تھی اور سرکار مدینہ ﷺ کے حکم کا اتنا ہی پاس ہوتا جتنا سکھوں کو اپنے دسویں گرو گوبند سنگھ جی کے حکم کا تھا۔

شیطان' جو انسان اور خاص طور پر مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے' مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کر کے' دین اور سنت نبویہ سے دور کر کے کچھ لوگوں کے دلوں میں ایسی شیطانی حجتیں بھر دیتا ہے جن کا انجام بے حد خوفناک ہوتا ہے۔ اس کھلے اور صریح دشمن کی چالوں سے بچنا اور اس کے نقش قدم پر نہ چلنا ہی سنت پر عمل کرنے کا نام ہے۔

آیئے ہم سب مل کر سنت کے احیاء اور دین کی تبلیغ کے احسن کام میں مقدور بھر حصہ لے کر اپنے حصے کا فرض ادا کریں کیونکہ اسی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی مضمر ہے۔

داڑھی اور دنیاداری

ایک نوجوان کو اب بآسانی داڑھی کے مسئلے میں عملی طور پر تیار ہو جانا چاہیے کیونکہ اب وہ اس میدان میں اکیلا نہیں ہے۔ کیا تبلیغی جماعت کے نوجوانوں کی داڑھیاں نہیں؟ کیا مجاہد نوجوانوں کی داڑھیاں نہیں؟ کیا جماعتی نوجوانوں کی داڑھیاں نہیں؟ کیا نظریاتی نوجوانوں کی داڑھیاں نہیں؟

جب ان سب کی داڑھیاں ہیں تو یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ ان نوجوانوں کی داڑھی سمیت شادیاں بھی ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہے۔ یہ دنیا میں اپنے بے شمار کام داڑھی کی موجودگی میں سرانجام دے رہے ہیں۔ جب یہ سب کچھ وہ کر رہے ہیں تو اے آج کے نوجوان! تو کیوں نہیں کر سکتا؟

❀❀❀

داڑھی کے متعلق یورپین اسکالرز کے افکار

امریکن ڈاکٹر چارلس ہومر لکھتا ہے:

''داڑھی اور مونچھیں انسان کے چہرے کو مردانہ قوت' استحکام' کمال فردیت اور علامات امتیاز بخشتی ہیں۔ ان کی بقاء اور تحفظ بھی دلیری کی بناء پر ہوتا ہے۔ یہی داڑھی کے بال ہیں جو مرد کو زنانہ صفات سے ممتاز بناتے ہیں۔''

اسی ڈاکٹر کا مزید کہنا ہے:

''خدا نے داڑھی اور مونچھیں اس لیے بنائی تھیں کہ ان سے مردوں کے چہرے کی زینت ہو۔ جو لوگ داڑھی کا مذاق اڑاتے ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑاتے ہیں' اس لیے کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی داڑھی رکھتے تھے۔''(۱)

ایک اور یورپی محقق کا کہنا ہے: ''اگر سات نسلوں تک مردوں میں داڑھی منڈوانے کی عادت قائم رہی تو آٹھویں نسل بے داڑھی کے پیدا ہوگی۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نسل میں مادہ منویہ کم ہوتے ہوتے بالآخر آٹھویں نسل بے اولاد ہوگی۔

ایک اور صاحب کا بیان ہے:

---

(۱) کتاب اللحیة فی نظر الدین' ص: ۶۷۔

''بڑی داڑھی مضرِ صحت جراثیم کو اپنے اندر الجھا کر حلق اور سینے تک پہنچنے سے روک دیتی ہے۔''

داڑھی رکھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے اور آپ ﷺ نے اس بارے میں حکم بھی دیا ہے نیز آپ ﷺ کی سنت اور حکم کی فرماں برداری کرنا اللہ تعالیٰ کی محبت کا باعث ہے۔

داڑھی اور طب

① بار بار ٹھوڑی اور گالوں پر استرا پھرانا بصارت کو نقصان دیتا ہے اور اس دائمی عمل سے آہستہ آہستہ نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ جبکہ داڑھی والے اکثر اس سے محفوظ رہتے ہیں۔

② داڑھی گلے اور سینے تک ضرر دینے والے جراثیم کے لیے ایک رکاوٹ ہے۔

③ داڑھی مسوڑھوں کے عوارض اور تکالیف سے محفوظ رکھتی ہے۔

④ داڑھی کو بار بار تیل وغیرہ لگایا جاتا ہے جس سے گالوں کی کھال تر و تازہ رہتی ہے۔
جس طرح زمین پانی سے اسی طرح داڑھی مونڈنے والا اس فائدہ سے محروم رہتا ہے۔[1]

⑤ ہومیو پیتھک علاج کی مشہور کتاب ''خاندانی علاج'' (ص: ۵۱۳) میں مذکور ہے کہ داڑھی بڑھانے سے خناق جیسی خطرناک بیماری سے بچاؤ رہتا ہے۔

---

(۱) وجوب اعفاء اللحیۃ از کاندھلوی ص: ۳۳۔۳۴۔

داڑھی اور عمر

شیطان کے دامن فریب سے وابستہ ہو کر کئی لوگ کہتے ہیں کہ ہماری داڑھی رکھنے کی ابھی عمر نہیں ہوئی۔ العیاذ باللہ!

اس بات پر غور کیا جائے تو یہ انتہائی خطرناک اور ہلاکت آمیز جملہ ہے۔ انسان کے چہرے پر داڑھی اگانے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔ کسی شخص کے بس میں یہ نہیں کہ وہ کسی کے جسم پر یا اپنے جسم پر کوئی بال اگا سکے' اس لیے جو شخص یہ کہتا ہے کہ میرے چہرے پر قبل از وقت داڑھی آ گئی ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ذات پر معترض ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم نہیں ہے کہ داڑھی آنے کا وقت کون سا ہے؟ اس نے بے وقت داڑھی دی ہے۔ کسی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ ایسے خطرناک اور تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرنے والے جملے استعمال کرے۔

جس عمر میں بھی چہرے پر بال اگ آئیں' وہ عین فطرت کے مطابق ہیں۔ انہیں منڈانا یا کترانا حرام اور اللہ کی تخلیق میں تغیر کرنا ہے۔

داڑھی منڈوانا اور اسے اچھا سمجھنا

جو لوگ داڑھی کٹواتے ہیں اور پھر اسے اچھا سمجھتے ہیں۔ ان کے لیے اس آیت مبارکہ میں واضح سبق موجود ہے۔

قرآن میں آیا ہے:

﴿اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ [فاطر : ۸/۳۵]

"کیا وہ شخص جس کے لیے اس کے برے اعمال خوشنما بنا دیئے گئے اور وہ انہیں اچھا سمجھ رہا ہے (اس کی گمراہی کی کوئی انتہا ہے) بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔"

ہم دلوں کے اندھے پن اور گناہوں کے زنگار سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

یہاں ایک واقعہ بیان کرنا چاہوں گا۔ مولانا احمد علی لاہوری کی بہت خوبصورت داڑھی تھی اور وہ داڑھی منڈے سے نفرت کرتے تھے۔ اوکاڑہ کی دیوبند جماعت کے خطیب مولوی ضیاء الدین صاحب نے اپنی بیٹی کے نکاح کے لیے بڑی عزت سے موصوف کو لاہور سے اوکاڑے بلوایا اور بھری مجلس میں بوقت نکاح جب ان کے داماد

آیا تو لاہوری صاحب نے فرمایا اس داڑھی منڈے کے ساتھ عالم دین کی بیٹی کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ مولوی ضیاء الدین کی ساری زندگی کی کمائی یہی ہے۔ پھر فرمایا:

"داڑھی منڈے کو لڑکی دے رہے ہو۔ میں داڑھی منڈے کا نکاح نہیں پڑھاؤں گا۔"

❀❀❀

داڑھی اور ہمارے نوجوان

یہود و ہنود میں پرورش پانے والے ہمارے اسلامی معاشرے میں آج بھی بے شمار غیر اسلامی رسم و رواج عام ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی تہذیب و تمدن' ثقافت اور معاشرے میں غیر اسلامی کلچر کا خاصا اثر ہے۔ لوگ فطری باتوں پر عمل کرنے سے گریز کرتے ہیں اور داڑھی جیسی عظیم سنت پر عمل کرنے کی بجائے اسے گندی نالیوں میں بہا دیتے ہیں۔

دور حاضر میں اگر اللہ بعض نوجوانوں کو اس سنت سے پیار کرنے یعنی داڑھی رکھنے کی توفیق عطا فرما دے تو معاشرے کے بعض معزز افراد بھی انہیں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے ان کی دل شکنی کرتے ہیں۔

کوئی کہتا ہے کہ ابھی عمر ہی کیا ہے۔ ساری زندگی داڑھی ہی رکھنی ہے۔ کوئی ملازمت' نوکری' کاروبار وغیرہ تو کر لو۔

دوست احباب سمیت والدین کہیں گے کہ بیٹا! ابھی تیری عمر داڑھی رکھنے کی نہیں۔ شادی تو کر۔

اگر شادی شدہ ہے اور ملازمت وغیرہ بھی مل گئی ہے تو کہا جائے گا کہ اللہ جب کوئی بچہ بچی دے دے گا تب داڑھی رکھنا۔

اہل محلہ اور دیگر خاندان کے افراد کہیں گے کہ ''جیسے تم نے رکھی ہے داڑھی

ساری اس کی کرو پھر مکمل پاسداری'' یعنی ان کے ذہن میں یہ ہے کہ جس نے داڑھی رکھ لی۔ اس سے اب کسی قسم کی چھوٹی بڑی ہلکی پھلکی بھی برائی' کمی' یا کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر بشری تقاضے سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو لوگ فوراً اسے داڑھی کا طعنہ دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے: ''چہرے پر داڑھی رکھ کر یہ کچھ کرتے ہو۔'' کوئی کہتا ہے: ''اگر یہی کچھ کرنا ہے تو داڑھی منڈوا دو۔'' یعنی جتنے منہ اتنی باتیں۔

اگر ان لوگوں کو رسول مکرم ﷺ کے قول و فعل سے حقیقی پیار ہو تو کیا یہ ایسی غیر اخلاقی اور نازیبا زبان استعمال کریں؟

دنیا میں کوئی شخص اپنی زندگی کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیا معلوم کہ جوانی میں ہی پیام اجل آ جائے اور بڑھاپے کی نوبت نہ آئے اور ہم یونہی کوچ کر جائیں بقول سعدی ؎

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری است
وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

''بڑھاپے میں تو بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے۔ اصل میں تو جوانی کے وقت توبہ اور پرہیزگاری نیکوں کا شیوہ ہے۔''

ہمارے نوجوان کا اگر مطالعہ دینی ہوگا' سوچ دینی ہوگی تو ایسے شخص کے قول و فعل میں اثر بھی دینی نظر آئے گا۔ پھر داڑھی رکھنے کے لیے نوجوانوں کے ذہن میں مختلف شبہات جنم نہ لیں گے۔ پھر وہ یہ نہ سوچیں گے کہ حج کے بعد داڑھی رکھ لیں گے یا شادی کے بعد یا بچے ہونے کے بعد یا بڑھاپے کے بعد داڑھی رکھیں گے بلکہ ایک ہی سوچ ہوگی' ایک ہی فیصلہ ہوگا اور وہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رسول کی اطاعت کرو۔ اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے داڑھی کا حکم دیا ہے' اس لیے ہم داڑھی ضرور رکھیں گے۔

داڑھی کا مذاق اڑانا اور اس سے نفرت علامت کفر ہے۔

آج کا مسلمان اسلام سے اتنا اجنبی اور اسلام خود مسلمانوں میں اتنا غیر ہو چکا ہے کہ لوگ اپنے نبی کی محبوب سنت کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جو مسلمان اپنے چہرے پر سنت رسول کو سجاتا ہے اسے مولوی صاحب' صوفی صاحب' ملاں وغیرہ کے القاب سے پکارا جاتا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے اس کی دل شکنی کی جاتی ہے اور داڑھی والوں کو بے وقوف اور کم عقل سمجھا جاتا ہے۔ ان سے نفرت کی جاتی ہے۔ یہ اس بات کی واضح علامت ہے کہ عام طبقے کو سنت رسول ہی سے نفرت ہے۔

ایک مسلمان کا محض دین پر اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے کی وجہ سے مذاق اڑانا دراصل پورے دین کا مذاق اڑانا ہے' جو سراسر کفر ہے۔ ایسے منافقین کو اللہ تعالیٰ نے سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کیا تم اللہ' اس کے احکامات اور اس کے رسول کے ساتھ مذاق کرتے تھے۔ عذر مت کرو۔ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو چکے ہو۔"

[التوبة : ۹/ ۶۵و ۶۶]

"بے شک مجرم ایمان والوں سے مذاق کیا کرتے تھے اور جب وہ ان کے

پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کیا کرتے تھے۔"

[المطففین : ۸۳/۲۹ و ۳۰]

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا:

"اور کافروں کے لیے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔" [البقرۃ : ۲/۲۱۲]

اہل ایمان کے ساتھ آج مذاق کے الفاظ سیاسی بن گئے ہیں۔ کچھ لوگ انہیں کٹھ ملا کہتے ہیں' کچھ لوگ "رجعت پسند" کا خطاب دیتے ہیں اور کچھ لوگ بنیاد پرست قرار دیتے ہیں۔ یہ سب سیاسی گالیاں ہیں جو آج دین پر چلنے والے مسلمانوں کو دی جاتی ہیں۔

جن کی داڑھیاں ان بزدلوں کو ننگی تلوار سے زیادہ قاتل نظر آتی ہیں حقیقت میں وہی لوگ عقل وفہم میں کامل ہیں اور جو لوگ جان بوجھ کر رسول مکرم ﷺ کی سنت کے اتباع سے انکار کرتے ہیں وہ دوسرے لفظوں میں اپنے اللہ کی محبت سے انکار کرتے ہیں۔

آج بعض لوگ تو صرف عوام کے مذاق اور عار دلانے کے خوف سے داڑھی منڈاتے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے۔ کیا داڑھی منڈانے کے بعد تم عوام الناس میں محبوب بن گئے ہو اور لوگ تمہاری کسی اور چیز کا مذاق نہیں اڑاتے؟ مذاق اڑانے والے آج عورتوں کے پردے کا مذاق اڑاتے ہیں تو کیا پردہ چھوڑ دیا جائے؟ بلکہ پورے دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں تو کیا ایسی صورت میں مسلمان اپنے دین ہی سے دستبردار ہو جائیں؟ اگر یہ سب ممکن نہیں ہے تو پھر داڑھی ہی پر عتاب کیوں؟ صرف داڑھی منڈا کر کیا سب مسائل حل ہو جاتے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہوتا تو سب سے پہلے شریعت میں اس کی چھوٹ دی جاتی جو ظاہر ہے کہ نہیں دی گئی' لہٰذا بہتر یہی ہے کہ سنت کی پیروی کی جائے نہ کہ اس سے اعراض برتا جائے۔

سنت کی تباہی

ہمارے ملک میں اس وقت تقریباً چودہ کروڑ لوگ رہتے ہیں۔ان میں سے اگر ہم نصف عورتیں سمجھ لیں تو باقی سات کروڑ مرد بچتے ہیں۔اگر ان سات کروڑ میں سے ہم انتہائی مبالغے اور فراخدلی کے ساتھ پانچ کروڑ بچے' داڑھی والے حضرات' بوڑھے اور غیر مسلم نکال دیں تو باقی صرف دو کروڑ جوان بچتے ہیں۔

ان دو کروڑ جوانوں کے حوالے سے اگر ایک عام اور روزمرہ کی بات پر غور کیا جائے تو دردمند دل کانپ اٹھتے ہیں' ذہن میں بگولے سے اڑنے لگتے ہیں اور ایک بار ہر ذی شعور مسلمان سر سے پاؤں تک لرز جاتا ہے۔

ہم لوگوں کی روزمرہ عادات میں سے ہے کہ صبح آنکھ کھلتے ہی باتھ روم کا رخ کرتے ہیں۔جن لوگوں کو گھر میں نہانے کی سہولت اچھی طرح میسر نہیں ہے وہ بازار کا رخ کرتے ہیں اور کسی گرم حمام میں جا گھستے ہیں۔

گھر کے باتھ روم اور بازار کے گرم حمام میں جا کر یہ جوان مرد سب سے پہلے آئینہ دیکھتے ہیں' گالوں پر ہاتھ پھیرتے ہیں اور اگر ان کو ضرورت محسوس ہو تو بھی اور اگر ضرورت نہ ہو پھر بھی عادتاً سیفٹی یا استرا ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔

اب بلیڈ کی دھار تلے سنت رسول ﷺ کو رکھا جاتا ہے اور اس کا قتل عام قتل

عمداً اور قتل مسلسل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ سوچے بغیر کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تو اس کی حفاظت کا حکم دیا ہے' اس کو اختیار کرنے کی تلقین و تاکید کی ہے اور ہم صبح اٹھ کر سب سے پہلے اس کا ذبیحہ شروع کر دیتے ہیں۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تاکید کردہ فرض کو دو کروڑ پاکستانی مسلمان ہر صبح موت کے گھاٹ اتارنے کا یہ عمل احسن انداز سے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ سر انجام دیتے ہیں اور اس پر ان کو کوئی ملال' کوئی غم' کوئی دکھ نہیں ہوتا اور جس دوکان میں داڑھی شیو کی جاتی ہے اُن کی کمائی بھی حرام ہوتی ہے۔

اگر ہم سمجھانے کے لیے یہ اندازہ مقرر کر لیا جائے کہ صرف اور صرف پاکستان میں دو کروڑ مسلمان داڑھی کی تباہی' بربادی اور اس کو ختم کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہیں تو آیئے اس کا ایک اور نقطہ نظر سے جائزہ لیں۔

دو کروڑ مسلمان پاکستانیوں میں سے اگر ایک کروڑ پاکستانی مسلمان وہ سمجھ لیے جائیں جو گھر میں شیو کرتے ہیں تو باقی بچے ایک کروڑ۔ یہ ایک کروڑ پاکستانی بازاروں میں سیلون پر جا کر داڑھی منڈواتے ہیں۔ آج داڑھی منڈوانے کا کم از کم نرخ دس روپے فی کس ہے۔ اس حساب سے ایک کروڑ پاکستانی مسلمان دس کروڑ روپے روزانہ' سنت رسول ﷺ کی تباہی کے لیے خوشی خوشی خرچ کرتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

سنت کی یہ تباہی کسی یہودی' نصرانی' ہندو یا غیر مسلم و مشرک کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خود مسلمان قوم کے ہاتھوں وجود میں آ رہی ہے اور اللہ نے اس قوم کو مہلت دے رکھی ہے لیکن کب تک؟

جس روز اللہ کی غیرت جوش میں آ گئی اس روز اس قوم کا کیا حشر ہو گا؟ یہ ہمیں عاد و ثمود کی تباہی سے جان لینا چاہیے۔

داڑھی اور گوشہ ہائے چند

داڑھی..........فرض ہے جسے اختیار کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ یہ بات کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کے باوجود اکثر لوگ اس معاملے میں خاصی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں بلکہ غیر ذمہ داری کی حد تک چلے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے علمائے دین کا ایک طبقہ بھی کسی حد تک نہیں بلکہ مکمل طور پر قصوروار ہے۔ اس طبقے کو قرآن پاک میں علمائے سوء کا نام دیا گیا ہے۔

یہ علمائے سوء کون ہیں؟

آسان ترین اصطلاح میں ہم انہیں ''درباری ملا'' کا نام دے سکتے ہیں۔ حکومت مرد کی ہو یا عورت کی' حکومت دیندار ہو یا بے دین' حکومت اچھی ہو یا بری یہ علمائے سوء ہر حکومت کے وفادار اور خدمت گزار ہوتے ہیں۔ ان کو صرف اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہوتی ہے۔ دین' عوام' اللہ اور رسول ﷺ ان کے لیے ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ میں کسی کا نام نہیں لوں گا مگر یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دینی جماعتوں کے نام پر سیاست چمکانے والے یہ بے حمیت علما عام مسلمانوں کو گمراہ تو کر رہے ہیں لیکن ان کو دین کا راستہ دکھانے کی ایک فی صد بھی کوشش نہیں کر رہے۔

ایک عام آدمی کوئی گناہ کرے تو اس کو کم برا سمجھا جاتا ہے مگر ایک بظاہر باشرع

اور باریش آدمی جو عوام الناس میں عالم وفاضل بھی جانا جاتا ہو' اگر اس کے قول وفعل میں تضاد پایا جائے تو وہ طعن وتشنیع کا زیادہ حقدار ٹھہرتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کی پیروی میں چلنے والے ہزاروں اور بعض اوقات لاکھوں لوگوں کا کردار بھی اس کی وجہ سے مشکوک ہو جاتا ہے' اسی لیے ایسے درباری ملاؤں سے ہم عام لوگوں کو خود ہی گریز کرنا ضروری ہے۔ اسی میں ہمارے دین وایمان کی حفاظت پنہاں ہے۔

داڑھی کے سلسلے میں ایک اور خاص بات عرض کرنا چاہوں گا وہ یہ کہ داڑھی کتنی لمبی ہونی چاہیے' کتنی گھنی ہونی چاہیے' کتنی مسنون ہے؟ یہ ایک الگ بحث ہے مگر داڑھی کی صفائی ستھرائی کی طرف توجہ دینا بھی بے حد ضروری امر ہے۔

کہنا یہ چاہتا ہوں کہ داڑھی رکھ لینا ہی کافی نہیں ہے۔ اس کی حسن وخوبصورتی کا خیال رکھنا بھی لازم ہے۔ ہم ایک لباس پہنتے ہیں' ذرا میلا ہونے پر بدل لیتے ہیں۔ مگر داڑھی کے معاملے میں ہم یہ التزام کیوں نہیں کرتے؟ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ ایک شخص جو باریش ہے' نمازی ہے' متشرع ہے وہ جب کھانا کھا کر اٹھتا ہے تو اس کی داڑھی کے بالوں میں روٹی کے ذرے' سالن یا پھل کا گودا پھنسا رہتا ہے جسے صاف کرنے کی وہ زحمت نہیں کرتا۔ کیا یہ داڑھی کی عزت ہو رہی ہے؟ ارے بابا! داڑھی سنت رسول ہے۔ اس کی حرمت وعزت کے ساتھ ساتھ نفاست کا خیال رکھنا بھی اتنا ہی اہم ہے جتنا کسی دوسری سنت کا۔ طہارت اور پاکیزگی میں داڑھی کا دھونا' سنوارنا اور اسے پیار کرنا بھی تو آتا ہے۔ بہتی ناک اور میلے کچیلے جسم والے بچے کو تو ہم پیار نہیں کرتے' پھر داڑھی میں غلاظت اور گندگی کے حق میں کیوں ووٹ دیتے ہیں؟ مسئلہ غور طلب ہی نہیں حل طلب بھی ہے۔ حل ہمیں خود کرنا ہے کوئی اوپر سے آ کر نہیں کرے گا۔

داڑھی کے معاملے میں ایک اور بد احتیاطی عام ہے اور وہ یہ کہ ہم ہر داڑھی

والے کو مولوی کہہ دیتے ہیں۔ خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔

یہ بڑی احتیاط طلب بات ہے کوئی یہودی' نصرانی' ہندو یا کوئی اور مشرک ایک برے کام میں مشغول ہو تو ہم جھٹ سے بول اٹھتے ہیں: "ارے دیکھو۔ یہ مولوی کیا کر رہا ہے؟"

بھلے لوگو! مولوی تو ایک عہدہ ہے' ایک منصب ہے' پڑھے لکھے اور دینی عالم کی ایک ڈگری ہے جو صرف اور صرف مسلمان ہونے کے ناطے لاگو ہوتی ہے اور تم ہر داڑھی والے کو خواہ وہ سکھ ہی ہو' فوراً مولوی کا خطاب دے دیتے ہو۔ یہ غلط ہی نہیں ظلم بھی ہے کہ ایک غیر مسلم کو ہم مولوی کا منصب عنایت کر دیں۔ وہ دن رات معصیت اور شرک میں گم ہے اور ہم اسے مولوی کہے جا رہے ہیں' اس فعل شنیع سے سو فی صد احتیاط لازم ہے۔

آخر میں میں ان حضرات سے ذاتی طور پر ایک اپیل کرنا چاہوں گا جو داڑھی جیسی سنت پر کاربند ہیں۔

میں نے اکثر دیکھا ہے کہ یہ لوگ داڑھی منڈے افراد اور دوسرے مسلک کے لوگوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں' ان پر طعنے کستے ہیں' خود کو مسلمان اور ان کو غیر مسلم سمجھنے میں بھی عار محسوس نہیں کرتے۔

کیا یہ درست اقدامات ہیں؟

یقیناً نہیں۔

ہمارا دین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی کلمہ گو کو غیر مسلم قرار دیں یا اس کو اپنے سے کمتر مسلمان سمجھیں۔ اگر اللہ نے آپ کو داڑھی جیسی سنت سے فیض یاب فرمایا ہے تو اس شخص کو اس طرف راغب کرنے کے لیے آپ کا رویہ مثبت ہونا چاہیے جو داڑھی سے دور ہے۔ تبلیغ حقارت اور نفرت سے نہیں ہوتی۔ اس کے لیے تو طائف

کے بازاروں میں پتھر کھانے پڑتے ہیں' شعب ابی طالب میں سالوں تک بھوکا پیاسا محصور رہنا پڑتا ہے' کوڑے کرکٹ' کانٹوں اور گندگی سے بھری اوجھڑی کا بوجھ بھی صبر سے برداشت کرنا پڑتا ہے' اپنے قاتلوں کو معاف کرنا پڑتا ہے اور اپنے دشمنوں کے لیے بھی دعائے ہدایت کرنا پڑتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اپنے نفس کو زیر کر کے دوسرے کو راہ ہدایت کی طرف دعوت دینا ہی تبلیغ کی اصل روح ہے۔ کیا ہمارے باریش افراد ایسا ہی کر رہے ہیں؟ اگر کر رہے ہیں تو سبحان اللہ۔ جزاھم اللہ خیرا۔ اور اگر وہ اس کے الٹ چل رہے ہیں تو میری ان سے اپیل ہے کہ وہ صبر' محبت' پیار اور میانہ روی کو اپنا شعار بنائیں۔ تبھی کوئی داڑھی منڈا اپنے ہاتھ سے سیفٹی اور ریزر چھوڑے گا۔ اگر آپ اسے ضد دلائیں گے' اسے لعن طعن کریں گے' اسے غیر مسلموں کے زمرے میں رکھیں گے تو وہ اس سنت اور اسلام کے دیگر ارکان سے دور ہوتا چلا جائے گا اور اس دوری کا ذمہ دار جتنا وہ ہوگا اتنا ہی آپ ہوں گے۔ اگر وہ سزا کا مستحق ہوگا تو ہو سکتا ہے کہ آپ بھی جزا کے مستحق نہ ہوں' اس لیے اپنے رویے کو اعتدال کا راستہ دکھایئے۔

❀❀❀

ایک سوال

داڑھی منڈے بھائیوں سے!

کئی لوگ یہ کہتے ہیں کہ داڑھی سے خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔ یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر داڑھی حسن و خوبصورتی کے خلاف ہوتی تو تمام انبیاء و رسول ﷺ داڑھی سے متصف نہ ہوتے۔ خود رسول کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کے بال گھنے تھے اور آپ کی چھاتی کا بالائی حصہ گھیرتے تھے نیز یہ ملحوظ خاطر رہے کہ آپ سب سے زیادہ حسین پیدا کیے گئے ہیں۔

بس یہی سوال مجھے اپنے داڑھی منڈے بھائیوں سے کرنا ہے: کیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی پیاری شکل و صورت آپ کو پسند نہیں؟

اگر آپ کو نبی ﷺ سے محبت ہے تو پھر داڑھی کیوں نہیں رکھتے؟

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ**[1]

''جس نے میری پیروی کی وہی جنت میں داخل ہوگا۔''

---

(۱) صحیح البخاری، الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، ح: ۷۲۸۰۔

رومانٹک

مرد ہوں یا خواتین اپنے اندر مختلف قسم کے جذبات رکھتے ہیں ان جذبات کو اگر مختصر انداز سے سمجھا جائے تو ان کی دو قسمیں نظر آتی ہیں۔

(۱) نفسانی خواہشات

(۲) اسلامی خواہشات

جس جذبے کی شدت زیادہ غالب ہو تو اندر سے مضبوط ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا تاثر ظاہر سے بھی واضح نمایاں ہوتا ہے ایک دیندار دنیادار کو دیکھنے سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

رومانٹک دراصل کسی فرد کو طنز نہیں بلکہ اُس فرد کو اس کے جذبات بتانے سمجھانے اور ایک شریعت کے تحت لانے کا ذریعہ ہے۔ توجہ فرمایئے گا داڑھی کا تصور اسلام نے دیا۔ وہ مرد کے چہرے کی زینت و کشش کو اجاگر کرتی ہے۔ جس فرد کے خیالات و جذبات اس زینت کو تسلیم نہیں کرتے اس فرد کے بارے میں موجودہ دور کے صاحبان علم اور بزرگ سمجھانے کے لیے کہتے ہیں کہ یہ رومانٹک صاحب ہیں۔ جب یہی صاحب اپنے خیالات و جذبات کو سیرت محمد ﷺ کے ماتحت کر لیتا ہے تو کہا جاتا ہے یہ مولوی صاحب ہیں۔ سیدھی سی بات ہے کہ اگر لفظ رومانٹک کے مفہوم کو

یورپ کی چال سے سمجھیں گے تو یہ اپنے مفہوم میں اختلاف بھی دے گا اور داڑھی کے مقابل تضاد بھی۔ اگر اسی مفہوم کو اہل شعور مسلم تصورات کے تحت دیکھیں تو ایک نیک صالح داڑھی کی زینت سے آراستہ شوہر اس کی عورت اپنے شوہر کے لیے رومانٹک ثابت ہوگی فرق خیالات وتصورات کا ہے۔

داڑھی اسلام کی بتائی ہوئی زینت ہے جو مرد کے چہرے پر نمایاں ہے۔ اس داڑھی کو پسند نہ کرنا' اس کی وجہ سے مرد سے نفرت کرنا اور اختلاف کرنا موجودہ دور کے یورپ کے تصورات کا رومانٹک ہے اور پس پردہ شیطانی نظریات کا پرچار۔

اسلامی ادوار کے مختلف واقعات گواہ ہیں کہ عورت نے مرد سے مختلف اختلاف کے باوجود کبھی مسئلہ داڑھی پر اختلاف نہیں کیا۔ اس کی وجہ مرد وعورت کے خیالات و جذبات کا خالص اسلامی ہونا ہے۔ جوں جوں اسلامی تعلیمات کو فراموش کیا گیا اہل باطل کے تصورات اور معاملات کو ترجیح دی گئی اور ان لوگوں کے مختلف اندازوں' فیشنوں خصوصاً کلین شیو کو ترجیح دی گئی تو عام افراد کو بتانے سمجھانے کے لیے مختلف الفاظ کا سہارا لیا گیا۔ لفظ رومانٹک کے مفہوم کو واضح کرنے کی خاطر داڑھی کے مقابل کسی دوسری شکل کو ترجیح دینا یہ موجودہ شیطانی تصورات کا رومانٹک ہے۔

❀❀❀

رومانٹک بیوی

رومانٹک بیوی کا تصور جو آج ہمارا جوان اپنے خیالوں میں بسائے بیٹھا ہے میں اس سے ہٹ کر بیان کر رہا ہوں اور یہ وہ تصور ہے جو کہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک عفیف' پاکدامن اور صالح عورت کے لیے مقرر کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری بہنیں' بیٹیاں اور بیویاں اگر اپنے آپ کو ان اقوال مبارکہ کی روشنی میں ڈھال لیں تو ایک نیک صالح شوہر کے لیے وہ رومانٹک بیوی ثابت ہوں گی۔ اب ہم یہاں آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ بیان کرتے ہیں جو خالصتاً عورتوں سے متعلق ہیں۔

(۱) عورتوں کو نماز کی خصوصی تاکید

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عورت جب پنج وقتہ نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاک دامن رہے اور شوہر کی فرماں برداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو سکتی ہے۔''(۱)

---

(۱) حلية الأولياء : ۳۰۸/۶ والحديث حسن أو صحيح انظر آداب الزفاف' ص ۲۱۴۔

(۲) شوہر کو کمانے کا اور بیوی کو خرچ کرنے کا ثواب ملے گا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت اپنے گھر کے مال میں سے خرچ کرے اور بگاڑ کا طریقہ اختیار نہ کرے (یعنی ناجائز اور فضول خرچی نہ کرے) تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے خاوند کو اس کے کمانے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور جو خزانچی ہے (جس کے پاس رقم یا مال محفوظ رہتا ہے اگرچہ وہ مالک نہیں ہے مگر اس مال میں مالک کے حکم کے مطابق اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو) اس کو بھی ثواب ملے گا اور ایک کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔“(۱)

(۳) ایمان پر شوہر کی مدد کرنے والی بیوی

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”سونے اور چاندی کے بارے میں تو احکام نازل ہو گئے ہیں لہٰذا اگر ہمیں معلوم ہو جاتا کہ کون سا مال بہتر ہے جسے ہم حاصل کریں تو اچھا ہوتا؟“ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایسی مومن بیوی ہے جو شوہر کے ایمان پر اس کی مدد کرے۔“(۲)

(۴) بہترین عورت کے دو خاص اوصاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو

---

(۱) صحیح البخاری، الزکاۃ، باب من أمر خادمه بالصدقة ......، ح: ۱۴۲۵ و صحیح مسلم، الزکاۃ، باب أجر الخازن الأمین ......، ح: ۲۳۶۴۔

(۲) جامع الترمذی، تفسیر القرآن، باب و من سورة التوبة، ح: ۳۰۹۴ و سنن ابن ماجه، النکاح، باب افضل النساء، ح: ۱۸۵۶۔ انظر سلسلة الاحادیث الصحیحة، ح: ۲۱۷۶۔

عورتیں اونٹوں پر سوار ہوئیں ان میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں جو بچپن میں اولاد پر سب عورتوں سے زیادہ شفقت رکھتی ہیں اور شوہر کے مال کی سب عورت سے بہتر نگہداشت رکھنے والی ہوتی ہیں۔"(۱)

(۵) نکاح کے وقت عورت کی دینداری دیکھو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عورت سے چار چیزیں دیکھ کر نکاح کیا جاتا ہے (۱) اس کے مال کی وجہ سے (۲) اس کی حیثیت کی وجہ سے (۳) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے (۴) اس کی دینداری کی وجہ سے۔ پس اے مخاطب! تو دیندار عورت کو اپنے نکاح میں لا کر کامیاب ہو جا تیرا بھلا ہو۔"(۲)

(۶) نیک عورت دنیا کی بہترین شے ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پوری دنیا نفع حاصل کرنے کی چیز ہے اور دنیا کی چیزوں میں سب سے بہتر چیز جس سے نفع حاصل کیا جائے نیک عورت ہے۔"(۳)

(۷) لعنت کرنے کی ممانعت اور شوہر کی ناشکری کا گناہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ عید

---

(۱) صحیح البخاری، النکاح، باب الی من ینکح؟ ......، ح: ۵۰۸۲ و صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل نساء قریش، ح: ۶۴۶۰۔

(۲) صحیح البخاری، النکاح، باب الأکفاء فی الدین، ح: ۵۰۹۰ و صحیح مسلم، الرضاع، باب استحباب نکاح ذات الدین، ح: ۳۶۳۵۔

(۳) صحیح مسلم، الطلاق، باب خیر متاع الدنیا ......، ح: ۳۶۴۹۔

الفطر یا عید الاضحیٰ کے موقع پر عید گاہ تشریف لے جا رہے تھے۔ راستے میں عورتوں پر سے گذر ہوا تو آپ نے ان کو خطاب کر کے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو کیونکہ مجھے دوزخ میں زیادہ تعداد عورتوں ہی کی دکھائی گئی ہے۔'' عورتوں نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کس وجہ سے ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس لیے کہ تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے عورت سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا کہ عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہوتے ہوئے بہت زیادہ ہوشیار مرد کی عقل کو ختم کر دے۔'' عورتوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر ہے؟'' عورتوں نے عرض کیا: ''جی ہاں ایسا تو ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''یہ اس کی عقل کی کمی کے باعث ہے۔ کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض آتا ہے تو ان دنوں میں وہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے؟'' عورتوں نے جواب دیا: ''ہاں! ایسا تو ہے۔'' فرمایا: ''یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔''(1)

(۸) کسی کے عیب کے درپے ہونا یا نقل اتارنا

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے ایک مرتبہ کسی موقع پر رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ کے لیے صفیہ (رضی اللہ عنہا) کا ایسا ایسا ہونا ہی کافی ہے یعنی وہ چھوٹے قد کی ہیں۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو سمندر کا بھی ذائقہ تبدیل ہو جائے۔ یہ واقعہ

(۱) صحیح البخاری' الحیض' باب ترک الحائض الصوم' ح: ۳۰۴ و صحیح مسلم' الإیمان' باب بیان نقصان الإیمان ......' ح: ۲۴۱۔

بتا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کی نقل اتاری۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ کسی شخص کی نقل اتاروں اگرچہ مجھے ایسا کرنے پر دنیا کی اتنی اتنی دولت مل جائے۔''(۱)

(۹) مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی عورتوں کے لیے وعید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہیں جو میں نے نہیں دیکھیں (کیونکہ وہ ابھی موجود نہیں بعد میں ان کا ظہور ہوگا) ایک جماعت ان لوگوں کی ہوگی جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے وہ ان سے لوگوں کو ظلماً ماریں گے۔ دوسری جماعت ایسی عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی (مگر اس کے باوجود) ننگی ہوں گی (مردوں کو) مائل کرنے والی اور (خود ان کی طرف) مائل ہونے والی ہوں گی۔ ان کے سر خوب بڑے بڑے اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہوں گے جو جھکے ہوئے ہوں گے۔ یہ عورتیں جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی اور اس میں شک نہیں کہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے سونگھی جاتی ہے۔''(۲)

(۱۰) عورت کو خوشبو لگا کر مردوں کے قریب سے گزرنے کی ممانعت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر (غیر محرم کو دیکھنے والی) آنکھ زنا کار ہے اور کوئی عورت جب عطر لگا کر

(۱) سنن ابی داؤد، الأدب، باب فی الغیبة، ح: ۴۸۷۵ و جامع الترمذی، صفة القیامة، باب حدیث لو مزج ......، ح: ۲۵۰۲۔

(۲) صحیح مسلم، الأداب، باب النساء الکاسیات ......، ح: ۵۵۸۲۔

(مردوں کی) مجلس کے قریب سے گزرے تو ایسی ایسی ہے یعنی زنا کار ہے۔"(۱)

(۱۱) مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مردوں کی خوشبو ایسی ہو جس کی خوشبو ظاہر ہو یعنی دوسروں کو بھی پہنچ رہی ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ نظر آ رہا ہو اور خوشبو پوشیدہ ہو۔"(۲)

(۱۲) بجنے والا زیور پہننے کی ممانعت

حضرت بنانہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھی جس وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ ان کے پاس ایک لڑکی کو لایا گیا جو ایسے جھانجر پہنے ہوئے تھی جس سے آواز آ رہی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب تک اس کے جھانجر نہ کاٹے جائیں میرے پاس اسے ہرگز نہ لانا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس گھر میں گھنٹی ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"(۳)

(۱۳) بالوں میں بال ملانے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ

(۱) جامع الترمذی' الأدب' باب ماجاء فی کراهیة ......' ح : ۲۷۸۶ و سنن ابی داؤد' الترجل' باب فی طیب المرأۃ للخروج' ح : ۴۱۷۳۔

(۲) جامع الترمذی' الأدب' باب ماجاء فی طیب الرجال و النساء' ح : ۲۷۸۷ و سنن النسائی' الزینة' باب الفصل بین طیب الرجال ......' ح : ۵۱۲۰۔

(۳) سنن ابی داؤد' الخاتم' باب ماجاء فی الجلاجل' ح : ۴۲۳۱۔

کی لعنت ہو اس عورت پر (جو بالوں کو لمبا یا پھولا ہوا بنانے کے لیے دوسری کسی عورت کے بال یا کسی اور قسم کے بال) اپنے بالوں میں ملائے اور اس عورت پر بھی اللہ کی لعنت ہو جو کسی عورت سے کہے کہ دوسری عورت کے بال میرے بالوں میں لگا دے'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی لعنت ہو اس عورت پر جو گودنے والی ہو اور جو گدوانے والی ہو۔''(۱)

(۱۴) مصائب اور تکالیف یا بیماریوں میں صبر پر ثواب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ ام السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے ان کا حال دریافت فرمایا کہ تم کپکپا کیوں رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ بخار چڑھا ہوا ہے اس کا ناس ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ انسانوں کے گناہوں کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسے لوہے کے میل کچیل کو (آگ کی) بھٹی دور کر دیتی ہے۔''(۲)

(۱۵) کسی کی موت پر نوحہ کرنے کی ممانعت

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔''(۳)

اوپر بیان کی گئی احادیث مبارکہ کی روشنی میں نیک سیرت بہنیں اپنے آپ کو ڈھالیں اور جن چیزوں کے کرنے کا اللہ کے رسول ﷺ نے حکم فرمایا ہے وہ انہیں بجا

(۱) صحیح البخاری' اللباس' باب وصل الشعر' ح: ۵۹۳۷ و صحیح مسلم' اللباس والزینۃ' باب تحریم فعل الواصلۃ ......' ح: ۵۵۶۱۔

(۲) صحیح مسلم' البر والصلۃ' باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ ......' ح: ۶۵۷۰۔

(۳) سنن ابی داؤد' الجنائز' باب فی النوح' ح: ۳۱۲۷۔

لائیں اور جن باتوں اور گناہ کے کاموں سے روکا ہے ان سے اپنے آپ کو بچائیں تو ان میں نہ صرف ایک اچھی بیوی کی خوبیاں پیدا ہو جائیں گی بلکہ وہ ایک اچھی بہن' اچھی بیٹی' اچھی ماں' اچھی ساس اور دیگر تمام رشتوں کے لحاظ سے نہایت اچھے اوصاف اور عمدہ اخلاق و کردار کی مالک بن جائیں گی اور یقیناً وہ میرے دین دار بھائیوں کے لیے انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں رومانٹک بیوی بھی ثابت ہوں گی۔

خواتین اور داڑھی

ہفت روزہ اخبار غزوہ میں اپنی ایک بہن اسماء عبداللہ کا دوسری بہنوں کے نام ایک کالم پڑھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر دے۔ انہوں نے بہت اچھی تحریر لکھی۔ قارئین کے لیے اپنی کتاب میں اس کالم کو شامل کر رہا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔

عزیز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج ہم داڑھی کا تذکرہ کریں گے۔ آپ سوچ رہی ہوں گی کہ خواتین کا داڑھی کے ساتھ بھلا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ یہاں تو پلکنگ، تھریڈنگ اور بلیچنگ کی باتیں ہوتی ہیں، داڑھی کہاں سے آن ٹپکی، تو جناب اس کالم میں ہم داڑھی کا خواتین کے ساتھ گہرا تعلق ثابت کریں گے۔ یہ دعویٰ ثابت کرنے کے لیے لمبی چوڑی دلیلوں کی ضرورت نہیں۔ بس آپ یہ بتائیں کہ عورت کا مرد کے ساتھ تعلق ہوتا ہے یا نہیں؟ ہوتا ہے ناں ......مرد باپ، بھائی، بیٹا اور شوہر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ایک عورت کا چار مردوں سے براہ راست رشتہ ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس کی داڑھی ہی نہ ہو، وہ بھلا کیسا مرد ہوتا ہے۔ مرد ہونے کے لیے داڑھی لازمی ہے۔ جب تک داڑھی نہ نکلے اس وقت تک مرد لڑکا یا بچہ ہوتا ہے اور اگر داڑھی نکل آئے اور پھر بھی مرد نے چہرے پر

داڑھی نہ ہو تو وہ..... جی ہاں وہ لڑکا ہوتا ہے نہ بچہ' بلکہ ''عورت نما مرد'' ہو جاتا ہے۔
پس ثابت ہوا کہ مردانگی کی علامت داڑھی ہے' چونکہ مرد کا عورت سے کئی حوالوں سے رشتہ ہوتا ہے' اس لیے داڑھی کا بھی بالواسطہ عورت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

داڑھی مرد کے چہرے کی خوبصورتی کی علامت ہے' جبکہ عورت کے چہرے کی خوبصورتی داڑھی کے نہ ہونے میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔ [1] جو مرد داڑھی منڈواتا ہے' وہ عورتوں سے مشابہت اختیار کرتا ہے اور میں اپنی کنواری بہنوں سے گزارش کروں گی کہ یقیناً جلد یا بدیر آپ کی شادی ہوگی' لیکن خدارا کسی مرد سے شادی کرنا ''عورت نما مرد'' سے ہرگز شادی نہ کرنا۔ شادی میں لڑکی کی رضامندی شرعاً ضروری ہے۔ اگر کسی ایسے لڑکے کا رشتہ آئے جس نے داڑھی نہ رکھی ہو تو آپ شریعت کا دیا ہوا حق استعمال کر کے اس سے شادی کرنے سے انکار کر دیں۔ پھر دیکھیں یہ کیسے سیدھے ہوتے ہیں انگریز صاحب..... لیکن یاد رکھیں! بعض اوقات شادی کے لیے اگر داڑھی کی شرط رکھیں تو لڑکا شیو بڑھا لیتا ہے اور شادی کے بعد شیو کرا دیتا ہے اور پھر ساری زندگی کا پچھتاوا! کہ شادی مرد کی بجائے عورت نما مرد سے ہوگئی۔ سو پیاری بہنو! کسی ایسے مرد سے شادی نہ کرنا جس نے مسنون داڑھی نہ رکھی ہو' بلکہ محض فیشنی داڑھی لیے پھرتا ہو۔ مسنون داڑھی یہ ہے کہ اسے کٹایا نہ جائے۔ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ خوبصورت اور وجیہ تھے اور ان کی داڑھی گھنی اور سینے تک لمبی تھی۔ لمبی داڑھی' لمبی زلفیں ہی تو اصل مردانہ حسن ہے۔ ''کونے موتے'' اور ''کرنڈ مرنڈ'' مردوں کو پسند کرنے کا جو فیشن نکلا ہے' ہم بہنیں اس کے خلاف تحریک چلا سکتی ہیں اور مجھے خوشی ہوگی اگر میری تجاویز پر عمل

---

(1) صحیح البخاری' اللباس' باب المتشبہین بالنساء.....' ح: ۵۸۸۵۔

کرنے والی بہنیں خطوط کے ذریعے مجھے آگاہ بھی کرتی رہیں۔ ان خطوط کے شائع ہونے سے دوسری بہنوں کو بھی حوصلہ ملے گا اور انہیں پتہ چلے گا کہ داڑھی منڈے مرد سے شادی کرنے سے انکار کرنے میں وہ اکیلی نہیں ہیں بلکہ بہنوں کی ایک بڑی تعداد ان کے ساتھ ہے۔ یہ تو ہوئی کنواری بہنوں کی بات' اب شادی شدہ بہنوں سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے شوہر سے کہیں کہ وہ ''مرد'' بن جائے۔ اپنی شکل وصورت مردانہ بنائے' تاکہ وہ ''سوہنا'' اور ''ہینڈسم'' لگے۔ آپ اپنی محبت اور پیار سے شوہر کو داڑھی رکھنے پر مجبور کرسکتی ہیں۔ اگر تھوڑی بہت سختی سے کام چل سکتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ہم دونوں بہنوں نے مل کر اپنے والد محترم کو داڑھی رکھنے پر رضامند کیا تھا۔ اگر بیٹیاں محنت کریں تو اپنے باپ کو داڑھی رکھنے کے لیے قائل کرسکتی ہیں۔ اسی طرح بہنیں اپنے بھائیوں کو اور مائیں اپنے بیٹوں کو سنت کے مطابق داڑھی رکھنے کی ترغیب دلائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ معاشرے میں داڑھی والے خوبصورت چہرے والوں کی اکثریت نہ ہو جائے۔ میں تو معذرت کے ساتھ کہوں گی کہ داڑھی منڈے مردوں کا تمسخر اڑانے میں بھی کوئی حرج نہیں' کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کا تمسخر اڑایا ہے۔

میں نے داڑھی کے حوالے سے خواتین کے ساتھ اتنی لمبی چوڑی گفتگو اس لیے کی ہے کہ درحقیقت خواتین ہی داڑھی کی سنت کے قتل کا سبب ہیں۔ اکثر نوجوان محض اس لیے داڑھی نہیں رکھتے کہ داڑھی رکھی تو شادی میں رکاوٹ بن جائے گی۔ لوگ مولوی کہہ کر رد کردیں گے۔ لڑکیوں میں کلین شیو مردوں کو پسند کرنے کا رجحان ہے۔ غرض مرد اس مصیبت میں عورتوں کو خوش کرنے کی خاطر مبتلا ہوتے ہیں۔ پھر کیوں نہ عورتیں ہی مردوں کو اس لعنت سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ امید ہے کہ بہنیں بات کی تہ تک پہنچ گئی ہوں گی ...... اور ہاں! چلتے چلتے ایک بات یاد آگئی کہتی

چلوں..... عورت کو اللہ نے ''داڑھی'' سے محروم رکھا ہے' اس لیے مرد کو داڑھی رکھنے سے جو ثواب ملتا ہے' عورت اس سے محروم رہتی ہے' لیکن میں نے اوپر جو تجاویز دی ہیں' ان پر عمل کر کے وہ داڑھی کے نہ ہوتے ہوئے بھی داڑھی رکھنے کا ثواب حاصل کرتی رہیں گی' کیونکہ کسی شخص کو نیکی پر لگانے والے کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے' جتنا نیکی کرنے والے کو..... اپنی پیش رفت سے آگاہ رکھیے گا..... اللہ حافظ۔

داڑھی رکھنے پر بیگم کی ناراضگی!

ایک آدمی نے داڑھی رکھ لی اور پختہ ارادہ کرلیا مگر بیگم بضد ہوگئی کہ داڑھی نہ رکھو۔ اس اللہ والے نے بیگم کو بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانی۔

اس آدمی نے کہا کہ یہ کوٹھیاں' یہ کاریں' یہ دولت تیری مگر داڑھی کو کچھ نہ کہو مگر وہ نہ مانی۔

تب اس آدمی نے غصے میں آکر کہا کہ اب داڑھی تو ہوگی بیگم! آپ جانا چاہیں تو جاسکتی ہیں۔

پس سختی کام آگئی اور وہ خوش نصیب داڑھی رکھنے میں کامیاب ہوگیا۔

❀❀❀

داڑھی کی زینت اور عورت

﴿صِبۡغَةَ اللّٰهِ وَ مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً﴾ [البقرة : ۲/۱۳۸]

''اللہ کا رنگ ہم نے اختیار کیا ہے اور بتلاؤ تو اللہ سے کس کا رنگ اچھا ہے؟''

جب تک مسلمانوں کا ذہن مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے رنگ سے محفوظ تھا تو سب لوگ خواہ وہ مرد ہو یا عورت' داڑھی کو مرد کے لیے زینت اور خوبصورتی سمجھتے تھے' چنانچہ ابن بطوطہ اپنے سفرنامہ الموسوم بہ تحفة النظار فی غرائب الامصار و عجائب الاسفار میں ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ شیخ جمال الدین ساوی نہایت خوبصورت شخص تھا۔ ایک عورت اس پر فریفتہ ہوگئی اور کسی بہانے سے اس کو اپنے گھر بلا لیا اور اندر آنے کے بعد دروازے بند کر دیے۔ پھر شیخ کو اپنی طرف برائی کے لیے بلایا۔ شیخ موصوف نے بچنے کی بڑی کوشش کی لیکن جب نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو بیت الخلا جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ اندر جا کر جیب سے استرا نکالا اور اس سے اپنی داڑھی کو مونڈ دیا۔ جب باہر نکلا تو عورت کو اس کی شکل اتنی بری لگی کہ اس سے متنفر ہوگئی اور وہ برائی سے بچ کر سلامتی سے باہر آ گئے۔

قارئین!

ذرا غور فرمائیں کہ پہلے لوگ کیسے ہوتے تھے؟ جب ذہن صاف تھا تو داڑھی والی بناوٹ سب کو اچھی لگتی تھی۔ جب ذہن گندہ ہوگیا تو اچھی شکل بری اور بری شکل اچھی نظر آنے لگی۔

میں آج کی عورتوں کو سمجھانا چاہوں گا کہ اپنے ذہنوں کو صاف کر لیں اور سنت رسول ﷺ یعنی داڑھی کی قدر کرنا سیکھیں۔

سنت رسول ﷺ سے نفرت کرنے والی جہنمی عورتیں

ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو داڑھی رکھنے کو اچھا نہیں سمجھتیں اور داڑھی رکھنے سے مرد کو منع کرتی ہیں یا کسی نہ کسی طریقے سے ورغلاتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جہنم میں سب سے زیادہ عورتیں جائیں گی۔ (۱)

عورتوں میں سے کون سی عورتیں ہیں جو جہنم کا ایندھن بنیں گی؟ یقیناً یہ وہ عورتیں ہیں جو سنت رسول کو اچھا نہیں سمجھتیں اور اس کی مخالفت کرتی ہیں۔ میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ وہ سنت رسول سے محبت کریں اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری اور اطاعت میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ اگر وہ نبی کریم ﷺ کے فرامین کے متضاد چلیں گی تو جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالیں گی۔

سنت صرف داڑھی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ نہ صرف ازدواجی زندگی بلکہ مکمل زندگی کے ہر ہر گوشے پر محیط ہے۔ اگر پانچ وقت کا نمازی باشرع خاوند اپنی

---

(۱) صحیح البخاری، الحیض، باب ترك الحائض الصوم، ح: ۳۰۴ و صحیح مسلم، الإیمان، باب بیان نقصان الإیمان ...، ح: ۳۳۱۔

بیوی کی عدم توجہی کا شکار صرف اسی وجہ سے ہے کہ وہ مذہب و سنت پر عمل پیرا ہے تو یہ اس کی بیوی کی بدبختی ہے جو اپنے خاوند کی نافرمانی اور سنت سے کراہت کی بنا پر جنت کو اپنے اوپر حرام بنا رہی ہے۔ سنت رسول ﷺ سے محبت اس کی بے شمار کوتاہیوں پر اسے معافی دلوا سکتی ہے مگر سنت سے دوری اسے بے شمار اچھے کاموں پر ثواب اور اجر سے محروم کر دے گی۔ بہتر یہی ہے کہ مسلمان عورت اپنے خاوند کو باشرع رہنے پر اپنی محبت سے نوازے بلکہ اگر وہ کسی طرح سنت سے دور ہو رہا ہو تو اسے سمجھا بجھا کر اسے سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دے اور اس طرح اپنے اور اپنے خاوند کے لیے جنت کا پروانہ حاصل کرے۔

❀❀❀

سرورِ کونین حضرت محمد ﷺ کی سنت کی اہمیت کو سمجھنے والی عورت کو سلام

جو واقعہ میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں یہ میری ذات سے منسلک ہے۔ مجھے داڑھی کی نیت کیے ہوئے کچھ ہی دن گزرے تھے کہ میری خالہ خدیجہ (جو بکر منڈی رہتی ہیں) نے مجھے گھر پر فون کیا۔ میں اس وقت گھر میں موجود نہیں تھا۔ انہوں نے میرے گھر والوں کو پیغام دیا کہ جب سجاد آئے تو اسے کہیں کہ مجھ سے فون پر بات کرے۔

جب میں نے ان کو فون کیا تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ انہوں نے مجھے یہ کہہ کر مبارک باد دی کہ پتہ چلا ہے آپ نے داڑھی رکھ لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ نے اس کو بالکل نہیں کٹوانا۔ داڑھی کو اس کے حال پر چھوڑ دینا ہے اور داڑھی رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق رکھنی ہے۔ انہوں نے جس طرح میری حوصلہ افزائی کی میں ان کے جذبے کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

میں اس عفت و عصمت سندس کی پیکر، کتاب و سنت کو سمجھنے والی عظیم عورت کو سلام کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان عورت کو شیطان کے شر سے بچا کر سنت رسول پر عمل کرنے والا اور داڑھی جیسی فرض سنت سے محبت کرنے والی بنا دے۔ آمین

خلاصہ

داڑھی اور رومانٹک بیوی

آج کے نوجوان کا اگر مطالعہ دینی ہوگا اور سوچ دینی ہوگی تو ایسے شخص کے قول و فعل میں دینی اثر نظر آئے گا۔ پھر داڑھی رکھنے کے لیے نوجوان کے ذہن میں مختلف شبہات جنم نہ لیں گے۔ وہ یہ نہ سوچے گا کہ حج ' شادی ' یا بچے ہونے کے بعد یا بڑھاپے میں داڑھی رکھوں گا۔

یہ حیلے اور بہانے انسان کو نجات نہیں دلا سکتے۔ نجات اسی شخص کے لیے ہے جس نے سچے دل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری کر لی۔ جو شخص اپنے اقوال و افعال اور احوال کو اسلام کے سانچے میں ڈھال لیتا ہے اس کی زندگی اعلیٰ ترین بن جاتی ہے۔ پھر وہ ذہنی اور فکری آلائشوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوان نسل کو صحیح اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے اور ان کے دلوں میں اسلامی اعتقادات اور اعمال کے ثمرات اجاگر کیے جائیں تاکہ وہ اسلام کی برکات کو سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائے اور بد

اعتقادی اور فکری آلائشوں سے نجات پا جائے کیونکہ جب تک وہ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کی راہ نہیں اپنائے گا تب تک کامیابی و کامرانی کے زینے طے نہیں کر سکتا۔

زندگی کے ہر شعبے میں صحیح فکر اور درست سمت کی اشد ضرورت ہے۔ اسے اپنانے کے بعد ہی ہمارے کمزور ایمان مضبوط ہوں گے۔ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ بہن، بیٹی کا رشتہ اسے دینا چاہیے جو نمازی، متقی اور پرہیز گار ہو۔ جس نے چہرے پر سنت رسول ﷺ کو سجایا ہو۔ دوسری طرف خواتین بھی وہی حقیقی مومنات، قانتات، صالحات، طیبات ہیں جو جیون ساتھی کے انتخاب میں نیک، صالح اور سنت رسول ﷺ سے پیار کرنے والوں کو ترجیح دیں۔ اگر انہیں بدقسمتی سے کوئی بغیر داڑھی کا خاوند مل بھی جائے تو وہ ترغیب دلا کر اسے داڑھی رکھنے پر آمادہ کریں۔

آخر میں ایک دفعہ پھر کہنا چاہوں گا۔ داڑھی نہ رکھنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔ داڑھی کٹوانے اور کاٹنے والا دونوں گناہ میں شامل ہیں۔ اس کو گناہ نہ سمجھنا اور منڈانے کو حلال جاننا کفر ہے۔ اس کو رکھنے والا مومن ہے اور کٹوانے والا فاسق ہے۔

یہ وہ اصول ہیں جن کا انکار کرنے والا نفس پرست تو ہو سکتا ہے، خدا پرست نہیں۔

اس سنت رسول ﷺ کی محبت و خلوص سے دعوت دیں اور خود بھی شرعی داڑھی رکھیں۔ آپ سنت رسول ﷺ پر عمل کریں گے تو انشاء اللہ آپ کی بات میں اثر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ فریضہ ادا کرنے یعنی داڑھی رکھنے اور اسلامی شکل و صورت بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ میری یہ کتاب پڑھنے کے بعد بے شمار نوجوان داڑھی رکھیں گے اور بے شمار احکام خداوندی کی پابندی بھی کریں گے اور رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ و طاہرہ پر جان نثار کرنے والی اور ان کے احکامات پر عمل کرنے والی

خواتین اپنے شوہروں، اپنے بچوں اور اپنے بھائیوں کو داڑھی رکھنے کی تلقین کریں گی۔
جب آپ اپنے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے ہاتھ پھیلائیں تو میرے لیے اور خصوصی طور پر میرے والد محترم جناب عبدالقیوم خان صاحب اور والدہ محترمہ کے لیے دعا ضرور فرمائیں جن کی شفقت نے مجھے مطالعہ کتب کا ذوق بخشا۔

اللہ تعالیٰ ہماری دنیا و آخرت سنوار دے اور میری اس مخلص سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فقط
آپ کا خیر اندیش
سجاد حمید خان

❀❀❀

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

لا ریب داڑھی رکھنا ہے سنت رسول کی
ظاہر ہے اس سے لوگو عقیدت رسول کی
کرنا نہ ترک اس کو دنیا کے واسطے
ورنہ رہے گی دل میں نہ الفت رسول کی
ریش اور زوجہ میں سے جو کرنا ہو انتخاب
تو سر اٹھا کے چننا نصیحت رسول کی
پیش نظر رہے یہ کہ دونوں جہاں میں
اللہ کی بھی ہے جو مشیت رسول کی
فرمان حق، رسول کا فرمان ہی تو ہے
حکم خدا ہے جو ہے شریعت رسول کی
مردانگی و رعب کی یکتا نشانی ہے
مسلم کے چہرے پہ ہے جو زینت رسول کی
اس کے خلاف کرتے ہیں جو یاوہ گوئیاں
ہے دور کوسوں ان سے محبت رسول کی

خوش بخت بیویاں ہیں زمانے میں آج وہ
آتی ہے جن کو ریش سے نکہت رسول کی
جاہل ہیں وہ ترقی پسندی کے دعویدار
جو داڑھی مونڈ، بھولے وصیت رسول کی
دنیا جو ترک کرتے ہیں سنت کے واسطے
ان کے لیے ہے خاص عنایت رسول کی
مجھ کو یقیں ہے راہی ایسے ہی خوش نصیب
پائیں گے روز حشر شفاعت رسول کی

سرفراز احمد راہی

نبی ﷺ کا حکم

پیارے نبی کے حکم پر قربان جائیے
مونچھوں کو کاٹیے داڑھی بڑھائیے
مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ حدیث رسول ہے
مفہوم اس حدیث کا دل میں بٹھائیے
درکار ہے نبی کی شفاعت جو حشر میں
چہروں پہ اپنے سنت نبوی سجائیے
داڑھی کا ہے شعائر اسلام میں شمار
للہ مجوسیوں کی طرح مت منڈائیے
مت سنت رسول کی توہین کیجئے
داڑھی کے بال نالیوں میں مت بہائیے
کل حشر میں حضور کا کرنا ہے سامنا
ایسا نہ ہو نبی سے وہاں منہ چھپائیے
داڑھی تو عین فطرت آدم ہے دوستو!
فطرت سے جنگ اچھی نہیں باز آئیے

بیوی کو آپ کی ہو اگر ریش ناپسند
نرمی سے اس کے فائدے اس کو بتایئے

اس پر ہے آج یورپی تہذیب کا اثر
تعلیم اس کو دین نبی کی سکھایئے

ٹی وی نہیں ہے ذہن کی ٹی بی ہے اصل میں
گر ہو سکے تو ٹی وی سے اس کو بچایئے

ماں باپ روٹھتے ہیں تو مت فکر کیجئے
رحمت خدا کی روٹھی ہے اس کو منایئے

سب انبیاء کے چہرے مزین تھے ریش سے
قرآن اور حدیث انہیں پڑھ کے سنایئے

داڑھی منڈانا اصل میں ہے شیوۂ یہود
خود کو یہودیوں میں نہ شامل کرایئے

کس منہ سے خود کو کہتے ہو سرکار کے غلام
آئینہ دیکھ کر ذرا مجھ کو بتایئے

سیرت کو ان کی دیکھ کے سیرت سنواریئے
صورت کو ان کی دیکھ کر صورت بنایئے

دنیا میں ریش کے جو فوائد ہیں وہ تو ہیں
اس سے زیادہ فائدے عقبیٰ میں پایئے

زیبا نہیں خلاف شریعت کوئی عمل
خود کو خلاف شرع عمل سے بچایئے

سکھ دیجئے نبی کو جو جنت کی ہے طلب
دکھ ان کے دل کو دے کے نہ دوزخ کمایئے
یہ نظم پڑھ کے پھر بھی نہ ہو دل پہ جو اثر
شیطاں کا دل پہ قبضہ ہے یہ جان جایئے

س۔س۔گیلانی

❀❀❀

رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

قبر کی کر لو کچھ تیاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
سامنا جب آقا کا ہو تو
جھکے نہ گردن شرم کی ماری

❀❀❀

کیوں نہیں سنت یہ اپنائی
ان سی صورت کیوں نہ بنائی
گئی اکارت محنت ساری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

جس نے سنت کو اپنایا
اس نے بڑا نفع کمایا
دیں گے گواہی نبی تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

داڑھی منڈانا رسم کافر
فعل مشرک عادت آذر
غیروں کی کیوں نقل اتاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

داڑھی رکھی سب نبیوں نے
صدیقوں نے اور ولیوں نے
تم نے کیوں یہ شکل بگاڑی؟
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

مومن کی ہے یہ تو نشانی
حشر میں جائے گی پہچانی
زیب و زینت یہ تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

داڑھی کی عظمت پہچانو
ہوش میں آؤ اے نادانو!
اس نے تمہاری شکل سنواری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

مونڈنا داڑھی یا کٹوانا
نامردوں کا فعل پرانا
کیوں مت تیری گئی ہے ماری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

داڑھی بڑھاؤ مونچھ کٹاؤ
نبی کی سنت سب اپناؤ
بن جاؤ گے سب درباری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

بھائی حقیقت اب نہ چھپاؤ
اچھے خاصے مرد بن جاؤ
ورنہ پہن لو گھگرا ساڑھی
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

شیطاں کے مت جال میں آنا
شکل مسلماں کی سی بنانا
داڑھی تو ہے رحمت باری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

تاجرؔ دہقاںؔ عالمؔ نائی
داڑھی سب کی وردی بھائی
تم نے پھر کیوں وردی اتاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

قبر میں جب کل جاؤ گے
آقا کو کیا منہ دکھلاؤ گے
عقل میں آئی بات تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

للہ داڑھی اب نہ منڈانا
اپنے نبی کا دل نہ دکھانا
سنت ان کی ہے یہ پیاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

جس نے نبی کے دل کو دکھایا
اللہ کو گویا اس نے ستایا
حشر میں ہو گی اس کی خواری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

مردوں کی ہے یہ آرائش
عورتوں کی ہے یہ فرمائش
مرد ہو تم یا بی بے چاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

❀❀❀

شکل نبی کی جو اپنائے گا
رب کا پیارا بن جائے گا
برسے گی اس پر رحمت باری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

(محمد اسلم بھٹہ سعودی عرب)

❀❀❀

داڑھی

اے محبِ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا
نہ ترشوانا نہ کٹوانا سنت رسولاں کا بن دیوانا
بال داڑھی کے اصل میں نور ہے اسلام کا
داڑھی بڑھا مونچھیں کٹا ہے امر خیر الانام کا
اپنے معبود حقیقی کی رضا پا لے جواناں
اے محبِّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا
بیزار تیری شکل سے ہے صاحب درِّ یتیم
عمل سے تیرے خفا ہے خالق رب کریم
کیوں غضب کو مول لیتا ہے محبِّ رسول جاناں
اے محبِّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا
چوٹی اپنے سر کی ہندو تو کٹواتے نہیں
ہے شعار ان کا مذہب کہ سر کو منڈواتے نہیں
تو منڈا داڑھی بناتا شکل کیوں مثل زناناں
اے محبِّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

داڑھی منڈوانا شرع میں بھی قطعی حرام ہے
شیطان کو خوش کرتا کیونکر تو صبح و شام ہے
سچے دل سے کر لے توبہ ہوس کا توڑ دے بت خانہ
اے محبّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

داڑھی سنت رسولاں تحفہ نایاب ہے
قسم رب کی اس عمل میں ثواب بے حساب ہے
لوٹ لے اٹھ نیکیوں کا آ گیا موسم سہانا
اے محبّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

دخول جنت کا یہاں پہ دعویٰ کرتے ہیں تمامی
تو بھی داڑھی سجا کے منہ پر کر ادا حق غلامی
گر ولایت رب سے چاہیے بن جا سنت کا دیوانہ
اے محبّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

خوب صورت و خوب رو چہرہ تیرا بنا دیا
فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ تغابن میں اللہ نے فرما دیا
نور ایمان سے بھر لے سینہ لگا لے سنت سے یارانہ
اے محبّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

داڑھی منڈانے سے تیرے عشق کا مکر و فن گیا
مرد پیدا ہو کے بھائی تو مخنث بن گیا
یہ نظم غافل دلوں کے واسطے ہے تازیانہ
اے محبّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

امر نبوی فرض ہے آ دیکھ لے قرآن میں

حب النبی حب السنہ شک نہیں ہے بیان میں

کاٹ کر داڑھی رسول پاک کا نہ دل دکھانا

اے محبّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

نفس کا نہ بن پجاری دین پہ رخ موڑ دے

گر تو ہے مسلم تو پھر داڑھی منڈانا چھوڑ دے

فرض ہے یہ تاج تجھ پر دین حق کی راہ بتانا

اے محبّ رسول اکرم! چھوڑ دے داڑھی منڈانا

(تاج محمد شاکر صاحب)

خلاصہ منظوم رومانٹک بیوی

داڑھی رسول پاک کی سنت ہے دوستو
مومن ہو تم تو اس سے محبت سدا رکھو
بیوی اگر کہے کہ اسے صاف تم کرو
ہرگز نہ یہ گناہ کبیرہ سر اپنے لو
رومانٹک ہے بیوی تو اس کو مناؤ تم
اتنا نہ اپنے سر پہ یوں اس کو چڑھاؤ تم
فرمان الٰہی کھول کے اس کو سناؤ تم
فرمان رسول پاک کے اس کے پڑھاؤ تم
پھر بھی اگر نہ مانے تو سجاد کی سنو
اس کو اسی کے حال پہ واللہ چھوڑ دو

(سجاد حمید خان)